اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ مشکوٰۃ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
کا ترجمان

شہادت
1389 ہش

اپریل
2010ء

مورخہ 28 مارچ کو مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے آئی کیمپ کا انعقاد عمل میں آیا۔

اس موقعہ پر افتتاحی تقریب میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت خطاب فرماتے ہوئے

مورخہ 23 مارچ کو مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے قائم کردہ
دارالصناعت کا افتتاح کیا گیا۔ اس موقعہ پر منعقدہ تقریب کا منظر

محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان اس موقعہ پر دارالصناعت کا افتتاح کرتے ہوئے

محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان تزئین کمیٹی قادیان کی جانب سے قائم کردہ نرسری کا افتتاح کرتے ہوئے
اس نرسری کا نام سیدنا حضور انور نے ''بستان احمد'' تجویز فرمایا ہے

بستان احمد کا ایک دلکش منظر

مکرم سید اعجاز احمد صاحب مہتمم صنعت و تجارت دارالصناعت میں موجود
مختلف شعبوں کا محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ کو تعارف کرواتے ہوئے

اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی آفیشل ویب سائٹ کا بھی افتتاح کیا گیا
مکرم تسنیم احمد صاحب بٹ مہتمم امور طلباء اس ویب سائٹ کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

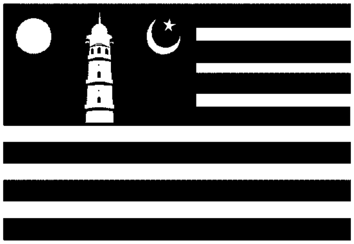

”قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہو سکتی“
(حضرت مصلح موعودؓ)

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد29. شہادت1389 ہش اپریل2010ء شمارہ4

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن ۔ انفاخ النبی ﷺ	2
☆ من کلام الامام المہدی علیہ السلام	3
☆ ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	4
☆ اداریہ	5
☆ نظم	6
☆ داڑھی کی حفاظت	8
☆ حضرت مرزا مظفر احمد صاحب کی دلآویز شخصیت	11
☆ بدنظری	13
☆ حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ اور ان کے والدین کے کچھ حالات	14
☆ محترم اباجان کی پیاری یادیں	19
☆ جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ	22
☆ جلسہ ہائے یومِ مصلح موعودؓ	23
☆ ملکی رپورٹیں	24
☆ کوئز کمپیٹیشن برائے اطفال	27
☆ حاصل مطالعہ	29
☆ وصایا20921 تا20937 اور متفرق وصایا	31
☆ FREE COACHING	37
☆ ALL ABOUT HEART	40

نگران : محترم حافظ مخدوم شریف صاحب

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر

عطاء المجیب لونؔ

نائبین

عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد، لقمان قادر بھٹی

مینیجر : رفیق احمد بیگ

مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، نوید احمد فضل، کے. طارق احمد، مرید احمد ڈار، سیّد احیاء الدین۔

انٹرنیٹ ایڈیشن : تسنیم احمد فرخ

کمپوزنگ : مصباح الدین نیّرؔ

دفتری امور : عبدالرب فاروقی ۔ مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر

مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس

mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن

http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک 150 روپے بیرون ملک :40 امریکن $ یا متبادل کرنسی

قیمت فی پرچہ: 15 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :

Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْـحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّا کَ نَـعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ. صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ . (سورۃ الفاتحہ)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے۔ جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ بے انتہا رحم کرنے وال، بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں تجھ سے ہی ہم مدد چاہتے ہیں ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ اُن لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا جن پر تیرا غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَـالَ لِی لَاُعَلِّمُکَ سُو رۃً هِی اَعـظَـمُ السُّوَرِ فِی القُرْآنِ قَبلَ اَن تَخرُجَ من المسجدِ ثُمَّ اَخذَ بِیَـدِی فَـلَمَّا اَرَادَ اَن یَخرُجَ قُلتُ لَهٗ اَلَمْ تَقُلْ لَاُعلّمُک سورۃً هی اعظمُ سورۃٍ فی القُرآن. قَالَ اَلحمدُ للّٰهِ رَبُّ العالمین .هی السبع المثانی و القُرآن العظیمُ الّذی اُوتِیتُهٗ.

(صحیح بخاری کتاب التفسیر)

ترجمہ: راوی بیان کرتا ہیکہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسی سورۃ نہ بتاؤں جو قرآن کریم کی تمام سورتوں کی سردار ہے۔ اس سے پہلے کہ تم مسجد سے باہر نکلو۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور جب مسجد سے تشریف لے جانے لگے تو میں عرض گذار ہوا۔ کیا آپ نے یہ نہیں بتایا تھا کہ میں تجھے ایک ایسی سورۃ بتاؤں گا جو قُرآن کریم کی تمام سورتوں کی سردار ہے؟ فرمایا وہ الحمد شریف ہے۔ یہی سبع مثانی (سات آیتوں والی ہے) اور قُرآن عظیم ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا ہے۔

کلام الامام المہدی وعلیہ السلام

’’جن لوگوں پر اکمل اور اتم طور پر نعمتِ روحانی کی بارش ہوئی ہے، ان کی راہوں کی ہمیں توفیق بخش کہ تا ہم ان کی پیروی کریں‘‘

حضرت مسیح موعودؑ اپنی کتاب ’’ضرورۃ الامام‘‘ میں فرماتے ہیں:

’’قرآن شریف نے جیسا کہ جسمانی تمدن کے لئے یہ تاکید فرمائی ہے کہ ایک بادشاہ کے زیر حکم ہو کر چلیں۔ یہی تاکید روحانی تمدن کے لئے بھی ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ یہ دعا سکھلاتا ہے اِھْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ پس سوچنا چاہئے کہ یوں تو کوئی مومن بلکہ کوئی انسان بلکہ کوئی حیوان بھی خدا تعالیٰ کی نعمت سے خالی نہیں۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ ان کی پیروی کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ جن لوگوں پر اکمل اور اتم طور پر نعمتِ روحانی کی بارش ہوئی ہے، ان کی راہوں کی ہمیں توفیق بخش کہ تا ہم ان کی پیروی کریں‘‘۔ (ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 494)

’’نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد ﷺ اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضۂ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعودؑ کو دنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا۔ کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جب تک کہ محمدی سلسلہ کے لئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا۔ جیسا کہ موسوی سلسلہ کے لئے دیا گیا تھا۔ اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ اِھْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ‘‘۔

(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد19 صفحہ 14)

ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

''غرض اُس وقت دنیا میں ایک ایسے فساد کی حالت ہوتی ہے جس میں فسادات کا بظاہر نہ ختم ہونے والا ایک لامتناہی سلسلہ ہوتا ہے۔ اُس وقت پھر خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا اظہار فرماتا ہے اور دنیا کو بتاتا ہے کہ وہ ربّ العالمین ہے''

''اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ''اَلْھَادِی'' ہے۔ عربی کی لغت کی کتاب لِسَانُ الْعَرَب میں یہ معنی بھی لکھے ہیں کہ وہ ذات جو اپنے بندوں کو اپنی معرفت اور پہچان کے طریق دکھائے یہاں تک کہ وہ اس کی ربوبیت کا اقرار کرنے لگیں۔ یہ طریق اللہ تعالیٰ کس طرح دکھاتا ہے، کیا حالات ہوتے ہیں جب دکھاتا ہے؟ یہ اُس وقت دکھاتا ہے جب بندے خدا تعالیٰ کی ربوبیت کے انکاری ہوتے ہیں۔ اِس انکار کے بھی مختلف طریقے ہیں۔ کبھی بندے کو خدا بنا لیا جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو بنایا ہوا ہے۔ کبھی انسان طاقت کے زور پر خود خدا بن جاتے ہیں۔ جیسے پرانے انبیاء کے زمانے میں ہوتے رہے۔ فرعون نے بھی یہی کیا۔ یا اس زمانے میں بھی کوئی اپنے آپ کو خدا کہتا ہے یا خدا تعالیٰ کا اس دنیا میں جسمانی مظہر قرار دیتا ہے۔ اپنی قبر کو سجدے کرنے کے لئے کہتا ہے۔ یا پھر دنیا داری میں بڑی طاقتیں اپنے آپ کو لازوال قوتوں کا مالک سمجھتی ہیں اور اس لحاظ سے ربّ بنی بیٹھی ہیں۔ غرض اُس وقت دنیا میں ایک ایسے فساد کی حالت ہوتی ہے جس میں فسادات کا بظاہر نہ ختم ہونے والا ایک لامتناہی سلسلہ ہوتا ہے۔ اُس وقت پھر خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا اظہار فرماتا ہے اور دنیا کو بتاتا ہے کہ وہ ربّ العالمین ہے''

''پس یہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا نہ صرف مسلمانوں کے لئے ہدایت ہے بلکہ ہر مذہب والا چاہے وہ عیسائی ہے، یہودی ہے، ہندو ہے، اگر نیک نیتی سے دعا کرے جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ مَیں نے کئی غیر مسلموں کو بھی اس دعا پر غور کرنے کے لئے کہا کہ اس دعا پر غور کرنے میں تو کوئی حرج نہیں۔ یہ کوئی ایسی دعا تو نہیں ہے کہ جس پر کہا جائے کہ صرف مسلمان کر سکتا ہے۔ ایک ایسی دعا ہے جس سے ہر شخص راضی ہو سکتا ہے چاہے کسی بھی مذہب کا ماننے والا ہو۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ مَیں نے یہ کہا اور پھر کئی غیر مسلم نے بھی یہ دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی راہنمائی فرمائی۔ انہوں نے خوابیں دیکھیں اور احمدیت قبول کی۔ پس اگر غیر مسلموں کی راہنمائی اللہ تعالیٰ اس دعا کے ساتھ فرما سکتا ہے تو مسلمانوں کی راہنمائی کیوں نہیں فرما سکتا۔ ظاہر ہے کہ صرف یہی وجہ ہے کہ نیک نیت نہیں ہیں۔ بڑے بڑے پڑھے لکھے عالم ہیں۔ بظاہر نمازوں کے پابند لیکن ہدایت سے محروم۔ پس اللہ تعالیٰ کی ہدایت حاصل کرنے کے لئے صاف دل ہو کر اس کی طرف قدم بڑھانا بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت: 70) اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو ضرور اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔'' (الفضل انٹرنیشنل 20رفروری 2009ء تا 26رفروری 2009ء)

اداریہ:

مطالعہ کائنات

انسان کی زندگی کا سب سے بڑا انکشاف یہ ہےکہ وہ اپنی ماہیت کو پہنچان کر اُس خالق حقیقی کو پہنچان لے جس نے اُس کو اور کائنات میں موجود ذرہ ذرہ کو پیدا کیا ہے۔اس حقیقت کو پانے کا مطلب یہ ہےکہ وہ اللہ تعالیٰ کو اپنے طور پر دریافت کرلے۔کیونکہ اپنے تجربے کی بنا پر جو چیز انسان دریافت کرلیتا ہے اُس کے بارے میں کبھی اُس کو کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہوتا۔جس روز انسان اس حقیقت کو علی وجہ البصیرت معلوم کرلے وہ دن اُس کی زندگی کا سب سے سنہری اور بیش قیمت (price less) دن ہوگا۔انسان اس حقیقت کو پالے اور اللہ تعالیٰ کی ماہیت اور حقیقت اُس پر آشکار ہوجائے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے کئی طریقوں سے رہنمائی کی ہے۔اگر ہم ان طریقوں پر عمل کریں تو یقیناً ہم دُنیا کی سب سے اہم حقیقت کو پا سکتے ہیں۔ایسی حقیقت جس کے سامنے دُنیا کی تمام حقیقتیں ہیچ اور عبث ہیں۔ان ذرائع میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو پانے کے لئے بتائے ہیں ایک ذریعہ ''مطالعہ کائنات'' بھی ہے۔یعنی کائنات میں موجود انواع واقسام کی اللہ تعالیٰ کی تخلیقات پر غور کرنا۔اللہ تعالیٰ قُرآن مجید میں فرماتا ہے:

اَفَلا یَنظُرُونَ اِلی الْاِبِلِ کَیف خُلقت وَالی السَّماءِ کَیفَ رُفِعَت وَ اِلی الْجِبَالِ کَیفَ نُصِبَت وَ اِلی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَت (سورۃ الغاشیۃ)

یعنی کیا اُونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کئے گئے؟ اور آسمان کی طرف کہ اُسے کیسے رفعت دی گئی،اور پہاڑوں کی طرف کہ وہ کیسے مضبوطی سے گاڑے گئے،اور زمین کی طرف کہ وہ کیسے ہموار کی گئی۔

اس آیت کریمہ میں صرف چند چیزوں کا ذکر کرکے تمام اشیاء پر غور کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔مطالعہ کائنات کا ذریعہ ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے ہر قسم کے لوگ فائدہ اُٹھا کر خدا تعالیٰ کی خالقیت اور مالکیت کو پہچان سکتے ہیں۔انبیاء کرام نے بھی مطالعہ کائنات کا ذریعہ اپنایا اور اس کائنات میں موجود اللہ تعالیٰ کی تخلیقات کو اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کے طور پر پیش فرمایا۔حضرت ابراہیم علیہ السلام جس قوم میں مبعوث ہوئے وہ اجرام سماوی کو معبود مانتی تھی۔لیکن حضرت ابراہیمؑ نے اُن کے ساتھ ایک نہایت لطیف مباحثہ میں ان اجرام کا مخلوق ہونا ثابت کیا اور وحدانیت کا عظیم تصور پیش فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اجرام سماوی کا مطالعہ کرکے خالق حقیقی کے جمال وکمال کا مشاہدہ کرتے تھے۔ایک خوبصورت شعر میں فرماتے ہیں:

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہوگیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

پس جمال یار کو دیکھنے کا ایک نہایت مضبوط اور عظیم ذریعہ مطالعہ کائنات ہے۔یہ مطالعہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے کا یقین ہی نہیں دلاتا بلکہ معبود حقیقی کے قرب کی راہیں بھی ہم پر کھول سکتا ہے۔اسی بنا پر قُرآن مجید میں مطالعہ کائنات کی طرف ایک بار نہیں بلکہ سینکڑوں بار ترغیب دلائی گئی ہے۔یہ مطالعہ کم پڑھے لکھے یا انپڑھ انسان کو اپنے خالق حقیقی کے قریب کرسکتا ہے اور پڑھے لکھے عاقل انسان کے لئے معبود حقیقی تک رسائی کے ساتھ ساتھ دنیا کے سامنے کسی نئے انکشاف کو ظاہر کرنے پر بھی منتج ہوسکتا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

ماں کا بچوں کے لئے پیغام

ایک نظم

ارشاد عرشی ملک اسلام آباد پاکستان

arshimalik50@hotmail.com

(بوڑھے ماں باپ کے حقوق کوئی قسمت والا ہی ادا کرسکتا ہے۔اکثر اوقات اولاد اپنی غفلت اور نادانی سے اس سعادت سے محروم رہ جاتی ہے۔اسی غفلت سے بچنے کی طرف توجہ دلانے کے لئے یہ نظم لکھی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو والدین کے حقوق اور اپنے فرائض سمجھنے کی توفیق دے۔آمین)

میرے بچو،گر تم مجھ کو بڑھاپے کے حال میں دیکھو
اُکھڑی اُکھڑی چال میں دیکھو
مشکل ماہ و سال میں دیکھو
صبر کا دامن تھامے رکھنا
کڑوا ہے یہ گھونٹ پہ چکھنا
''اُف'' نہ کہنا،غصے کا اظہار نہ کرنا
میرے دل پر وار نہ کرنا

....

ہاتھ مرے گر کمزوری سے کانپ اٹھیں
اور کھانا،مجھ پر گر جائے تو
مجھ کو نفرت سے مت تکنا،لہجے کو بیزار نہ کرنا

۲

بھول نہ جانا ان ہاتھوں سے تم نے کھانا کھانا سیکھا
جب تم کھانا میرے کپڑوں اور ہاتھوں پر مل دیتے تھے
میں تمہارا بوسہ لے کر ہنس دیتی تھی
کپڑوں کی تبدیلی میں گر دیر لگا دوں یا تھک جاؤں
مجھ کو سُست اور کاہل کہہ کر،اور مجھے بیمار نہ کرنا
بھول نہ جانا کتنے شوق سے تم کو رنگ برنگے کپڑے پہناتی تھی
اک اک دن میں دس دس بار بدلواتی تھی

....

میرے یہ کمزور قدم گر جلدی جلدی اُٹھ نہ پائیں
میرا ہاتھ پکڑ لینا تم،تیز اپنی رفتار نہ کرنا
بھول نہ جانا،میری انگلی تھام کے تم نے پاؤں پاؤں چلنا سیکھا
میری باہوں کے حلقے میں گرنا اور سنبھلنا سیکھا

....

جب میں باتیں کرتے کرتے،رُک جاؤں،خود کو دھراوں
ٹوٹا ربط پکڑ نہ پاؤں،یادِ ماضی میں کھو جاؤں
آسانی سے سمجھ نہ پاؤں،مجھ کو نرمی سے سمجھانا
مجھ سے مت بے کار اُلجھنا،مجھے سمجھنا
اکتا کر،گھبرا کر مجھ کو ڈانٹ نہ دینا
دل کے کانچ کو پتھر مار کے کرچی کرچی بانٹ نہ دینا
بھول نہ جانا جب تم ننھے منے سے تھے
ایک کہانی سو سو بار سنا کرتے تھے
اور میں کتنی چاہت سے ہر بار سنایا کرتی تھی
جو کچھ دھرانے کو کہتے،میں دھرایا کرتی تھی

....

۳

اگر نہانے میں مجھ سے سُستی ہو جائے
مجھ کو شرمندہ مت کرنا،یہ نہ کہنا آپ سے کتنی بُو آتی ہے
بھول نہ جانا جب تم ننھے منے سے تھے اور نہانے سے چڑتے تھے
تم کو نہلانے کی خاطر
چڑیا گھر لے جانے میں تم سے وعدہ کرتی تھی

کیسے کیسے حیلوں سے تم کو آمادہ کرتی تھی

انٹرنیٹ ، موبائیل جیسی نئی نئی ایجادوں کو
گر میں جلدی سمجھ نہ پاؤں، وقت سے کچھ پیچھے رہ جاؤں
مجھ پر حیرت سے مت ہنسنا، اور کوئی فقرہ نہ کسنا
مجھ کو کچھ مہلت دے دینا شائد میں کچھ سیکھ سکوں
بھول نہ جانا
میں نے برسوں محنت کر کے تم کو کیا کیا سکھلایا تھا
کھانا پینا، چلنا پھرنا، ملنا جلنا، لکھنا پڑھنا
اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے اس دنیا کی، آگے بڑھنا

میری کھانسی سُن کر گر تم سوتے سوتے جاگ اٹھو تو
مجھ کو تم جھڑکی نہ دینا
یہ نہ کہنا، جانے دن بھر کیا کیا کھاتی رہتی ہیں
اور راتوں کو کھوں کھوں کر کے شور مچاتی رہتی ہیں
بھول نہ جانا میں نے کتنی لمبی راتیں
تم کو اپنی گود میں لے کر ٹہل ٹہل کر کاٹی ہیں

گر میں کھانا نہ کھاؤں تو تم مجھ کو مجبور نہ کرنا

۴

جس شے کو جی چاہے میرا اس کو مجھ سے دور نہ کرنا
پرہیزوں کی آڑ میں ہر پل میرا دل رنجور نہ کرنا
کس کا فرض ہے مجھ کو رکھنا
اس بارے میں اک دوجے سے بحث نہ کرنا
آپس میں بے کار نہ لڑنا
جس کو کچھ مجبوری ہو اس بھائی پر الزام نہ دھرنا

گر میں اک دن کہہ دوں عرشی، اب جینے کی چاہ نہیں ہے
یونہی بوجھ بنی بیٹھی ہوں، کوئی بھی ہمراہ نہیں ہے
تم مجھ پر ناراض نہ ہونا
جیون کا یہ راز سمجھنا
برسوں جیتے جیتے آخر ایسے دن بھی آجاتے ہیں
جب جیون کی روح تو رخصت ہو جاتی ہے
سانس کی ڈوری رہ جاتی ہے

شائد کل تم جان سکو گے، اس ماں کو پہچان سکو گے
گرچہ جیون کی اس دوڑ میں، میں نے سب کچھ ہار دیا ہے
لیکن، میرے دامن میں جو کچھ تھا تم پر وار دیا ہے
تم کو سچا پیار دیا ہے

جب میں مر جاؤں تو مجھ کو
میرے پیارے رب کی جانب چپکے سے سرکا دینا
اور، دعا کی خاطر ہاتھ اُٹھا دینا

۵

میرے پیارے رب سے کہنا، رحم ہماری ماں پر کر دے
جیسے اس نے بچپن میں ہم کمزوروں پر رحم کیا تھا
بھول نہ جانا، میرے بچو
جب تک مجھ میں جان تھی باقی
خون رگوں میں دوڑ رہا تھا
دل سینے میں دھڑک رہا تھا
خیر تمہاری مانگی میں نے
میرا ہر اک سانس دعا تھا

داڑھی کی حفاظت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کی نشانی

(از:: مکرم سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ)

اسلام نے ایک جامع دعوت دُنیا کے سامنے پیش فرمائی ہے جس میں اعتقاد، عمل اور جو آثار اُن پر مرتّب ہوتے ہیں سب کو یکساں ملحوظ رکھا ہے اور ہر ایک کو دعوت میں مناسب جگہ دی ہے۔ دینِ اسلام کی نظر میں وضع کی دُرستگی اصلاحِ قلب کا لازمی اثر ہے جس طرح کہ فرمانِ رسولؐ ہے: اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃٌ اِذَا صَلُحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ (مشکوٰۃ شریف) یہ تو ہوسکتا ہے کہ وضع درست ہو اور دل درست نہ ہو لیکن یہ مشکل ہے کہ دل درست ہو اور وضع پر اس کا کچھ اثر نہ پڑے اسی وجہ سے ان آثار کی تبدیلی پر کوئی سزا نہیں دی گئی اعتقاد وعمل کے بعد کھلا چھوڑ دیا گیا ہے تا کہ اس کا اثر خود بخود ظاہر ہو۔

اصلاح وضع میں داڑھی کے بالوں کو شرعاً خاص اہمیت حاصل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فطری عادات میں سے قرار دیا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت مسلمین کے لئے شرع کے مطابق ایسے نشانات کی بھی ضرورت ہے جن سے وہ پہچانے جائیں اور ضروری ہے ان کی وضع کی نظیر ہو۔ اگر بغور دیکھا جائے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ اگر صاحب ایمان کا دینی مزاج درست ہوگا تو یہ نشانات یقیناً اسے پسند ہوں گے۔ ہاں اگر دینی مزاج بگڑ جائے تو ان شستہ عادات سے خود بخود انحراف شروع ہوجاتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی۔

اس قدر تمہیدی کلمات کے بعد اب آگے راقم الحروف حفاظتِ داڑھی کے تعلق سے کچھ عرض کرنے جارہا ہے۔ فی زمانہ اس مضمون کی اہمیت کے تعلق سے بے حسی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ بے شعور حضرات تو بے شعور ہیں ہی جو باشعور ہیں وہ بھی اس تعلق سے گفتگو کرنے میں ہچکچاتے ہیں اور اس تعلق سے جو احادیث نبویؐ ہیں اس کی تاویل اس طرح کی جاتی ہے کہ روشن خیالی بھی قائم رہے اور موجودہ فیشن پرستی کے لئے سند جواز بھی حاصل ہوجائے۔ یہاں تک بھی گریز کی راہ تلاش کرنے والے کہہ جاتے ہیں کہ داڑھی رکھنا فرض نہیں ہے اس بحث میں نہ پڑا جائے تو بہتر ہے۔ البتہ محبت اور احترام کی نگاہ سے دیکھیں تو فرض سے کم بھی نہیں۔ اور ویسے بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر غور کرنا چاہئے مذکورہ ذیل بات کوئی تاویل طلب نہیں بلکہ صاف حکم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے لئے نمونہ بنا کر بھیجا ہے تم ان کی مانند بننے کی کوشش کرو۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِی رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے:

’’قرآن کے بعد سنت رسولؐ کا مقام ہے‘‘ (شہادت القرآن)

اور داڑھی کا رکھنا بھی سنت رسول ہی ہے۔ داڑھی کی مقدار پھر کس قدر ہو، نوعیت کیا ہو اس تعلق میں اوّل ایک روایت سے باذوق حضرات بہت کچھ استفادہ کرسکتے ہیں۔

’’حضرت مولانا سعد حسن خان ٹونگی‘‘ کی کتاب ’’شمائل نبوی‘‘ کے صفحہ ۲۷۰ میں درج ہے:

’’جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غم وصدمہ تاری ہوتا تو دستِ مبارک سر اور داڑھی مبارک پر بار بار پھیرتے‘‘ ریش مبارک کو پکڑتے

’’داڑھی منڈوانے والے احمدی شکست خوردہ ذہنیت رکھتے ہیں‘‘ (المصلح الموعودؓ)

اور کبھی انگلیوں سے اس پر خلال کرتے اور فرماتے حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ''

اب آگے چلتے ہیں امام کامگار مہدی برحق علیہ السلام کے نمونے کی طرف :

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی تصنیف لطیف ''ذکر حبیب'' میں جہاں حضور علیہ السلام کے حُلیہ مبارک کا ذکر ہے وہاں پر یہ بھی لکھا ہے کہ :

''سر کے بال سیدھے کانوں تک لٹکے ہوئے ملائم اور چمکدار تھے ۔ریش مبارک گھنی ایک مشت سے کچھ زیادہ لمبی رہتی تھی۔''

اب اس قسم کے حالات اور ٹھوس حقائق کی موجودگی میں اصحاب عزیمۃ کی رفتار وفا شعار کس قدر تیز ہونی چاہئے بخوبی سوچا جاسکتا ہے۔ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ ۔

حفاظت داڑھی کے تعلق سے روشن خیالی اور تاویل وہی درست ہوگی جس کے ساتھ روشن ضمیری ہاتھ سے نہ جائے ۔ یہ ایک ایسا مضمون بھی ہے کہ اس پر قلم اُٹھاتے وقت بار بار دل میں ایک ہچکچاہٹ کی سی کیفیت ضرور ہے کیونکہ بعض ذمہ دار حضرات کا شیوہ بھی تساہل کی انتہا کو پہنچ چُکا ہے۔

حفاظت داڑھی کے تعلق سے چند فرامین رسولؐ بھی ذرا ملاحظہ فرمائیں تو سہی۔

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْھُمَا قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ وفروا اللُّحٰی وَاحقوا الشَّوَارِبَ (بخاری)

(۲) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انھکو الشوارب وَاعْفُو اللُّحٰی۔(بخاری)

(۳) ایضًا انّہ اَمَرَ باحفاء الشوارب وَاِعْفَاءِ اللِّحْیَۃِ (ابوداؤد۔صحیح مسلم)

(۴) عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرٌ مِّنَ الْفِطْرَۃِ قَصُّ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْیَۃِ (ابوداؤد)

(۵) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جزوا الشوارب وارخوا اللحی وخالفو المجوس (مسلم)

(۶) وفی شمائلہ صلی اللہ علیہ وسلم انّہ کان کث اللحیّۃ (شمائل ترمذی)

ان احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ لبوں کے بال منڈا دیئے جائیں یا جڑ سے کٹوا دیئے جائیں (مونچھیں چھوٹی کردی جائیں) اور داڑھی بڑھائی جائے۔

اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اہل قبلہ کو بخوبی علم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت امت پر فرض ہے اس پر قرآنی آیت اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ سے اچھی طرح روشن طریق پر تصدیق بھی ہورہی ہے پھر کیوں کر ہم گریز کی راہ کسی پہلو سے بھی اختیار کرنے کی جسارت کریں......

نفس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے اب خاکسار رسالہ ''ماہنامہ خالد'' ربوہ اکتوبر نومبر ۱۹۹۸ء کے حوالہ سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے چند ایک قابل غور ارشادات کو اسی ضمن میں ہدیہ قارئین کررہا ہے ۔چنانچہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹/جون ۱۹۴۲ء میں فرمایا :-

''نقل کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ اس شخص نے اس قوم کو عظمت دے دی ہے جس کے رواج اور جس کے طریق کو اس نے اختیار کیا ہے مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ جس حد تک سوال ملکی رواج کا ہے اس حد تک ان باتوں کو برداشت کیا جاسکتا ہے مگر جہاں شریعت کے احکام کا سوال آجائے وہاں ہم دوسروں کی نقل کریں گے تو یقیناً ہم دین حق کی

ذلت کے سامان پیدا کر کے دشمنوں کی مدد کرنے والے قرار پائیں گے۔ انہی نقلوں میں سے ایک نقل داڑھی منڈوانا ہے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ نہیں متواتر داڑھی منڈوانے سے منع فرمایا ہے اور داڑھی منڈوا کر کوئی خاص فائدہ بھی انسان کو نہیں پہنچتا۔''

اسی طرح داڑھی منڈوانے والے احمدیوں کو تنبیہہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

''احمدیوں میں سے بھی ایک حصہ داڑھی منڈواتا ہے اور باوجود بارہا سمجھانے کے وہ اپنے اس فعل سے باز نہیں آتا۔ یوں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم دین حق کے لئے قربان، احمدیت کے لئے قربان مگر اس شخص کی زبان کے دعویٰ پر کوئی احمق ہی یقین کرسکتا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح احکام کی علی الاعلان نافرمانی کرتا ہے اور پھر قربانی اور محبت کا دعویٰ کرتا چلا جاتا ہے۔میرے نزدیک وہ شخص بڑا احمق ہے جو دین حق کی عزت اور شریعت کی عزت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے قیام کے لئے ایسے شخصوں پر اعتبار کر لیتا ہے جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی چھوٹی سی بات نہیں مان سکتا۔اس سے یہ کب توقع کی جاسکتی ہے کہ اگر اس کے سامنے کوئی بڑی بات پیش کی جائے گی تو وہ اسے مان لے گا وہ تو فوراً اکڑ کر کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا کہ میں اس کے مطابق عمل کرنے کے لئے تیار نہیں پس جو شخص بلا کسی ایسی وجہ کے جو شرعی طور پر اسے بری قرار دیتا ہو داڑھی منڈواتا ہے وہ صاف طور پر اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔یہ حکم میری مرضی کے خلاف ہے اس لئے میں اس پر عمل نہیں کرسکتا اس پر میرے جیسا انسان کیا اعتبار کرے گا'' فرمایا:

''میں نے متواتر جماعتوں کو توجہ دلائی ہے اور ہاں قانون بھی ہے کہ کم سے کم جماعت کے عہدیدار ایسے نہیں ہونے چاہئیں جو داڑھی منڈواتے ہوں اور اسی طرح ......احکام کی ہتک کرتے ہوں۔مگر میں دیکھتا ہوں اب بھی دُنیاداری کے لحاظ سے اسے کوئی اور اعزاز حاصل ہوا۔اسے جماعت کا عہدے دار بنادیا جاتا ہے خواہ وہ داڑھی منڈاتا ہی ہو......پس ایسی شکست خوردہ ذہنیت کے لوگ جنہوں نے مغربیت کے آگے ہتھیار ڈال رکھے ہیں وہ ہرگز کسی عہدہ کے قابل نہیں۔وہ بھگوڑے ہیں اور بھگوڑوں کو حکومت دینا اوّل درجہ کی حماقت اور نادانی ہے پس داڑھی منڈوانے والے احمدی شکست خوردہ ذہنیت رکھتے ہیں۔''

''پس میں خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ دونوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں داڑھی کے متعلق خوب جد و جہد کریں۔خدام نوجوانوں کو سمجھائیں اور انصاراللہ بڑوں کو سمجھائیں اور یہ کوشش کی جائے کہ جو شخص داڑھی منڈاتا ہو وہ خشخشی داڑھی رکھ لے اور جو خشخشی رکھتا ہے وہ ایک انچ یا آدھ انچ بڑھائے اور پھر ترقی کرتے کرتے سب کی داڑھی حقیقی داڑھی ہو جائے۔''

ان تمام حوالہ جات سے داڑھی کے متعلق جو ثابت ہوا وہ یہی کہ رسول خدا کا یہی مقصود ہے کیوں کہ اسلامی وضع میں یہ ایک اہم شعار ہے۔داڑھی کی حفاظت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے ہاں اس کی کوئی حد اور مقدار مقرر نہیں۔

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA

☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

حضرت مرزا مظفر احمد صاحب کی

دلآویز شخصیت

آپ کے دور میں جماعت احمدیہ امریکہ نے غیر معمولی مالی ترقی کی

مکرم مبارک احمد ملک ۔ مترجم راجا نصر اللہ خان

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب جو تیرہ برس (۲۰۰۲ - ۱۹۸۹) تک جماعت احمدیہ امریکہ کے امیر کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے ۲۲ جولائی ۲۰۰۲ کو انتقال کر گئے حضرت امیر صاحب کو جماعت احمدیہ میں محبت کے طور پر میاں صاحب کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

مجھے جماعت امریکہ کے نیشنل سیکریٹری مال کے طور پر خدمت انجام دینے کے سبب مختلف مواقع پر حضرت میاں صاحب کے ساتھ خاصا وقت گزارنے کی سعادت حاصل رہی۔ اپنے ذاتی مشاہدات و تجربات کی بناء پر میں حضرت میاں صاحب کی چند درخشندہ صفات کا ذکر کروں گا جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوازا تھا۔

خلافت کی اطاعت

حضرت میاں صاحب کی سب سے نمایاں صفت خلافت کی اطاعت تھی اگر کسی نے اطاعت کا سبق سیکھنا ہو تو میاں صاحب سے سیکھے جماعت نے ان کے مقام اور بطور امیر نیز حضرت مسیح موعود کے پوتا ہونے کے باوجود جماعت کے کسی بھی معاملہ میں خواہ وہ کتنا چھوٹا ہو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی منظوری کے بغیر ایک قدم بھی نہیں اٹھاتے تھے۔

جماعتی اخراجات میں احتیاط

ان کی دوسری خصوصیت جماعتی پیسہ کے خرچ کرنے کے سلسلہ میں ایک مقدس ذمہ داری کا احساس تھا وہ ہمیشہ یہ نصیحت فرماتے تھے کہ ہمیں جماعتی روپے پیسے کی اپنے مال سے زیادہ حفاظت کرنی چاہئے اور اس سلسلہ میں انہوں نے بڑی ٹھوس اور زندہ مثالیں قائم کی ہیں ان کے جماعت احمدیہ امریکہ کے امیر مقرر ہونے کے ابتدائی دنوں کی بات ہے کہ وہ اپنا ذاتی فون جماعتی کاموں کے لئے بڑی کثرت سے استعمال کیا کرتے تھے بعد میں انہوں نے نیشنل عاملہ کے اصرار پر بادل نخواستہ اپنی رہائش گاہ پر جماعت کے استعمال کے لئے الگ ٹیلی فون لگوانے اور جماعت کی طرف سے اس کے اخراجات کی ادائیگی کرنے سے اتفاق کیا ایک بار انہوں نے غیر ارادی طور پر جماعت کے ٹیلی فون سے کچھ ذاتی کالز کر لیں تب انہوں ان کالز کو بل سے الگ کرنے کے وقت اُٹھائی اور ان کالز کے لئے جماعت کو معذرت کے ساتھ ذاتی چیک پیش کیا۔

ضرورت مندوں کا خیال

ان کی ایک اور نمایاں صفت جماعت کے ضرورتمندوں کا خصوصی خیال رکھنا تھا وہ ان کی طرف سے طلب کئے بغیر ہی ہمیشہ از خود ان کی مالی معاونت فرماتے تھے۔ وہ جماعت کے افریقی امریکنوں کی ضرورت کا خصوصی خیال کرتے تھے وہ ایک زبردست منتظم اور ماہر منصوبہ بند تھے وہ کسی معاملہ کی تہہ تک پہنچ جانے کی خصوصی دسترس رکھتے تھے۔ پھر اس کا تجزیہ کرتے اور پھر اپنا فیصلہ دیتے جو دلیل اور منطق پر مبنی ہوتا تھا۔

خدام سے محبت

جب انہیں جماعتی کاموں اور جماعت کی بہتری اور ترقی کے لئے اپنے جماعتی مشیروں اور عاملہ کے اراکین کے ساتھ مسجد الرحمٰن میں لمبے اجلاسات کے لئے وقت دینا پڑتا تو وہ اپنا دوپہر کا کھانا ساتھ لے آتے۔ جب وہ اپنا کھانا شروع کرتے تو سارا پھل وہاں پر موجود ساتھیوں میں تقسیم فرما دیتے۔ حتیٰ کہ اپنا کھانے کا سینڈوچ بھی نصف بانٹ دیتے۔ یہ منظر دوستوں کے لئے بہت رقت آمیز ہوتا اور ساتھ ہی یہ حسن سلوک حضرت میاں صاحب کی اپنے رضا کاروں کے لئے محبت اور احساس کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

مالی ترقی

دو مواقع پر ان کا چہرہ خوشی سے کھل اُٹھتا یعنی اس وقت جبکہ میں حضرت میاں صاحب کی خدمت میں سالانہ بجٹ کے اعداد و شمار اور پھر مالی

سال کے آخر پر جمع شدہ چندہ کے اعداد و شمار پیش کرتا۔ جماعت کی مالی ترقی ان کی حقیقی خوشی کا باعث بنتی اور وہ حضور انور کی خدمت میں جماعت کی کامیابیوں کی رپورٹ اس والہانہ طریق سے پیش کرتے کہ حضور کو بھی بے حد خوشی ہوتی۔ حضرت میاں صاحب کے تیرہ سالہ دور امارت میں جماعت احمدیہ امریکہ کا بجٹ تیرہ لاکھ ستاون ہزار ڈالر سے بڑھ کر اسی لاکھ ستر ہزار ڈالر کے قریب پہنچ گیا یعنی اس میں 538 فیصد اضافہ ہوا۔

حضور انور کا اظہار خوشنودی

ہم جانتے ہیں کہ بے شمار مواقع پر حضور انور نے محترم میاں صاحب کی قیادت اور خاص طور پر جماعت امریکہ کے مالی نظام کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے اور اس کے نتیجہ میں جماعت کو کامیابی و ترقی حاصل ہونے کی تعریف فرمائی ہے۔ ۲۷/اپریل ۱۹۹۷ء کو شوریٰ کے آخری دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بکمال شفقت جماعت احمدیہ امریکہ کی چودھویں مجلس شوریٰ میں بذریعہ ایم ٹی اے شرکت فرمائی یہ حضور انور کا دلوں کو گرما دینے والا خطاب تھا جو ایم ٹی انٹرنیشنل کے ذریعہ لندن سے لائیو نشر ہوا۔ حضور انور کے خطاب کا مندرجہ ذیل اقتباس حضرت میاں صاحب کے دَور امارت میں جماعت احمدیہ کو نصیب ہونے والی مالی ترقی اور جماعتی خدمات کے لئے ان کے ایثار و انہاک کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ حضور انور نے فرمایا:

’’میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں جماعت احمدیہ کی ترقی سے بہت خوش ہوں میں نے یہ بات خاص طور پر نوٹ کی ہے کہ ایم ایم احمد نے کس طرح آپ کو مشکل حالات سے قابلیت کے ساتھ نکال کر ترقی کی روز افزوں منازل کی طرف گامزن کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مال کے شعبہ میں آپ نے کمال کر دکھایا ہے۔ پس اگرچہ ستائش کا رُخ ایم ایم احمد کی طرف دکھائی دیتا ہے لیکن وہ آپ کے بھرپور اور محبت بھرے تعاون جس میں آپ نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی کے بغیر یہ سب کچھ حاصل نہیں کر سکتے تھے اور یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ جو ایک امیر ایک ملک کی رہنمائی کر رہا ہے اس کے ساتھ پوری طرح تعاون کیا جا رہا ہے اس کی پوری طرح فرمانبرداری کی جا رہی ہے۔ فرمانبرداری کسی رسمی مفہوم کے ساتھ نہیں بلکہ گہری تکریم اور محبت کے جذبہ کے ساتھ جس شرح کے ساتھ آپ کا باقاعدہ چندہ بڑھ رہا ہے بہت حیران کن ہے اور جو اعداد و شمار انہوں نے مجھے بتائے ہیں ان سے ذہن ورطۂ حیرت میں آ جاتا ہے۔ گزشتہ سال آپ نے سابقہ سالوں کی نسبت ایک خاص پیش قدمی کی تھی لیکن اس سال آپ نے نہ صرف بڑھوتری کی طرف قدم جاری رکھا ہے بلکہ اس میں اضافہ بھی کیا ہے اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ یہ ایک طرح کی تیز رفتاری کی کیفیت ہے جس میں آپ داخل ہو گئے ہیں۔ پس اللہ آپ کو برکت عطا کرے اور اللہ آپ کی مالی حالت میں برکت عطا فرمائے۔ اللہ کی خاطر قربانیوں کی اس رفتار کو جاری رکھیں اس کے ساتھ میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی رحمت سے نوازے۔ سب کو میری طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں اپنے تصور کی آنکھ سے آپ سب کو دیکھ سکتا ہوں۔ میری نگاہ تخیل میں ہے کہ آپ سب میری بات پورے انہاک سے سُن رہے ہیں اور میرے تصور میں ایم ایم احمد کا خوشی اور اطمینان سے دمکتا ہوا چہرہ ہے اور میں اپنے آپ کو جذبات اور تشکر سے لبریز محسوس کرتا ہوں۔‘‘

میں حضرت میاں صاحب کی جدائی کا بہت غم محسوس کرتا ہوں اور ان کی مغفرت اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام کے لئے دعا گو ہوں میں نے حضرت میاں صاحب سے بہت کچھ سیکھا ہے اور اس عنایت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔

مندرجہ بالا مضمون میں حضرت میاں صاحب کے اوصاف جمیلہ پڑھ کر جناب عبدالسلام سلام صاحب کے یہ اشعار یاد آتے ہیں:

لاجرم تھا ماہر الاقتصاد
تھی معیشت جس کو از بر چل بسا
اس کا جامِ مرگ ہے جامِ حیات
زندۂ جاوید ہوکر چل بسا

(روزنامہ الفضل ۱۶ اکتوبر ۲۰۰۸ء)

بدنظری

از: شیخ مجاہد احمد شاستری اُستاذ جامعہ احمدیہ قادیان

جس کی آنکھیں ہیں اس کی نظر تو ہوگی ہی۔ پھر بدنظری کیا ہے؟ یہ سوال عموماً آزاد خیال لوگوں کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے اور جواز میں یہ کہا جاتا ہے کہ بھئی ایک بار دیکھ لیا تو کیا حرج ہوگیا۔ ایک بار دیکھنے سے کیا ہوتا ہے؟

بدنظری کا حاصل یہ ہے کہ کسی غیر محرم پر نگاہ ڈالنا۔ نگاہ ڈالی جائے، چاہے وہ غیر محرم حقیقی طور پر زندہ ہو، اور چاہے غیر محرم کی تصویر ہو۔ اس پر بھی نگاہ ڈالنا حرام ہے اور بدنگاہی کے اندر داخل ہے۔ مشہور حدیث ہے :

''اَلنَّظْرُ سھْمٌ مَسْمُوْمٌ مِنْ سِھَامِ اِبْلِیْس''

یعنی یہ ''نظر'' ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے۔

جدید آزاد خیال لوگوں کی سوچ ہے کہ دیکھنے سے کیا ہوتا ہے صرف دیکھنا ہی تو ہے یہ کوئی غلط کام تو نہیں کسی کو محض دیکھنے سے کیا بگڑتا ہے ؟ ایسے آدمی سے پوچھنا چاہئے کہ کبھی آپ نے سوچا ہے کہ !

شیر اگر سامنے آجائے اور آپ صرف اسے دیکھ لیں تو صرف دیکھنے سے آپ کے جسم اور جان پر کیا بیتتی ہے ......سوچیں ......آپ کہتے ہیں دیکھنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

بچہ ماں کو صرف دیکھتا ہی تو ہے اسکی محبت اُسکی چاہت کے جذبات کیا ہوتے ہیں؟

سبزہ اور پھول دیکھے جاتے ہیں تو پھر ان کے دیکھنے سے دل مسرور اور مطمئن کیوں ہوجاتا ہے؟

زخمی اور لہولہان کو صرف دیکھتے ہی تو ہیں پریشان، غمگین اور بعض بے ہوش ہوجاتے ہیں۔ آخر کیوں؟

کسی کی بڑی دکان، مکان، بلڈنگ، کوٹھی یا کار کو دیکھتے ہی تو ہیں۔ فوراً حسرت، امید، حسد، رشک، بے چینی اور طمع جیسی مختلف کیفیات پیدا ہوجاتی ہیں آخر کیوں؟ صرف دیکھا ہی تو تھا۔

نوٹ اور کاغذ کا فرق نا سمجھ بچے سے پوچھئے کہ نوٹ کے دیکھتے ہی اس کی کیا کیفیت ہوتی ہے اور کاغذ کو دیکھنے سے کیا، تو نوٹ صرف دیکھا ہی تو تھا۔

کسی حسین کو دیکھا جاتا ہے اور بعض مرتبہ انسان بے بس ہو کر اسے اپنا دل دے بیٹھتا ہے۔ آخر یہ کیوں ہوتا ہے، صرف دیکھا ہی تو جاتا ہے۔

سب سے آخری سوال جس شہوت بھری نظر سے کوئی شخص کسی غیر محرم عورت کو دیکھتا ہے کیا وہ پسند کرے گا کہ اُسی نظر سے اُس کی ماں، بہن، بیوی کو بھی کوئی غیر مرد دیکھے۔

کیا اب بھی آزاد خیال کہیں گے کہ دیکھا ہی تو ہے دیکھنے سے کیا ہوتا ہے؟

حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ اور ان کے والدین کے کچھ حالات

(اقبال احمد حمید مالاباری متعلم جامعۃ المبشرین قادیان)

شجرہ نسب ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب: سید بہادر علی شاہ صاحب ابن سید محمد علی شاہ صاحب (اولاد حضرت امام حسینؓ) سید محمد علی شاہ صاحب کے بیٹے۔سید قاسم شاہ صاحب۔سید قاسم شاہ صاحب کے بیٹے۔سید باغ حسین شاہ صاحب۔سید باغ حسین شاہ صاحب کے بیٹے ۔حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب

سید عبدالستار شاہ صاحب کے آٹھ بچے تھے :

(۱) سیدہ زینب بی بی صاحبہ
(۲) سیدہ خیر النساء صاحبہ
(۳) سید زین العابدین صاحب
(۴) ڈاکٹر حافظ سید حبیب اللہ شاہ صاحب
(۵) حافظ سید عزیز اللہ شاہ صاحب
(۶) سید محمد اللہ شاہ صاحب
(۷) سید عبدلرزاق شاہ صاحب
(۸) سیدہ مریم بیگم زوجہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ (بحوالہ تابعین اصحاب احمد صفحہ ۳۰۱-۳۰۲)

حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کے والدین:

حضرت والد ماجد: حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کے والد حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب موضع کلر سیداں کلاں ضلع راولپنڈی کے ایک مشہور سادات خاندا کے فرد تھے آپ کے والد سید گل حسین شاہ صاحب ایک صوفی منش بزرگ تھے اور وہ اپنے اقارب کو دنیا داری میں منہمک پا کر کسی دوسرے مقام پر منتقل ہوگئے۔

بیعت : ڈاکٹر صاحب نے ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ۔آپ بیان کرتے ہیں کہ حضورؑ نے فرمایا کہ آپ کو ہمارے پاس بار بار آنا چاہئے تا کہ ہمارا فیضان قلبی اور صحبت کے اثر کا پَرتَو آپ پر پڑ کر آپ کی روحانی ترقیات ہوں میں نے عرض کی کہ حضور ملازمت میں رخصت بار بار نہیں ملتی فرمایا ایسے حالات میں آپ بذریعہ خطوط بار بار یاد دہانی کراتے رہا کریں کہ دعاؤں کے ذریعہ توجہ جاری رہے کیونکہ فیضان الٰہی کا اجراء قلب پر صحبت صالحین کے تکرار یا بذریعہ خطوط دعا کی یاددہانی پر منحصر ہے۔

(بحوالہ سیرت المہدی حصہ اوّل روایت ۸۹۵)

سیدہ ام طاہر صاحبہ کی والدہ ماجدہ کی بیعت:

ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب اپنی اہلیہ حضرت سیدۃ النساء صاحبہ کی بابت بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تو میری اہلیہ حضرت اقدس کے بارے میں حسن ظن رکھتی تھیں تاہم لوگوں کی طعن وتشنیع کے علاوہ اس وجہ سے بھی بیعت سے رُکی ہوئی تھیں کہ مرشد کو جنہیں ہم پیشوا رکھتے تھے کسی قدر خوش کرنا چاہئے تا کہ وہ بددعا نہ کریں۔

آپ اس اثناء میں سخت بیمار ہوگئیں یہ علامت باعث رحمت بنی ۔ٹائیفائیڈ سے ان کی حالت اتنی خراب ہوگئی تھی کہ صحت یابی کی کچھ امید نہ تھی ۔میرے مشورہ پر آپ نے اپنے بھتیجے شیر شاہ کو حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں نسخہ کے لئے بھیج دیا کہ امید ہے خداوند کریم صحت دے گا دوسرے روز وہ حضور کی خدمت میں پہنچا اور اس نے دعا کی درخواست پیش کی حضور نے اُسی وقت توجہ سے دعا کی اور فرمایا کہ میں نے بہت دعا کی ہے خدا تعالیٰ ان پر فضل کرے گا آپ جا کر ڈاکٹر صاحب سے کہیں کہ گھبرائیں نہیں اور حضرت اقدس کے کہنے پر حضور مولوی نورالدین صاحب نے ایک نسخہ تحریر کر دیا۔

جس روز شام کو حضور نے دعا کی اس سے دوسرے روز شیر شاہ نے واپس آنا تھا وہ رات اس مریضہ پر اس قدر سخت گزری کہ معلوم ہوتا تھا کہ صبح تک وہ نہ

بچیں گی اور مریضہ کو بھی یقین تھا کہ وہ نہیں بچیں گی اس روز انہوں نے خواب دیکھا کہ رعیہ میں جہاں میں ملازم تھا اس کے شفاخانہ کے باہر ایک بڑا خیمہ لگا ہوا ہے لوگ کہتے ہیں کہ یہ خیمہ مرزا صاحب قادیانی کا ہے کچھ مرد اور کچھ عورتیں ایک طرف بیٹھے ہیں مرد اندر جاتے اور واپس آتے ہیں عورتیں اپنی باری پر ایک ایک کر کے اندر جاتی ہیں آپ اپنی باری پر بہت ہی نحیف شکل میں پردہ کیئے ہوئے حضور کی خدمت میں جا کر بیٹھ گئیں پوچھنے پر کہ کیا تکلیف ہے انہوں نے انگلی سے سینہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ مجھ کو بخار دل کی کمزوری اور سینہ میں درد ہے حضور نے اسی وقت ایک خادمہ سے ایک پیالہ پانی منگوا کر اس پر دم کر کے اپنے ہاتھ سے انکو دیا اور فرمایا اس کو پی لیں خدا تعالیٰ شفا دے گا پھر حضور نے اور سب لوگوں نے دعا کی اور وہ پانی انہوں نے پی لیا۔ پھر میری اہلیہ نے پوچھا کہ آپ کون ہیں اور اسم شریف کیا ہے فرمایا کہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں اور میرا نام غلام احمد ہے اور قادیان میں میری سکونت ہے خدا کے فضل سے پانی پیتے ہی ان کو صحت ہوگئی اس وقت انہوں نے نذر مانی کہ حضور کی خدمت میں بیعت کے لئے جلد حاضر ہوں گی

۔

خواب کے بعد وہ بیدار ہوگئیں شیر شاہ دوسرے روز واپس پہنچا اس رات کو بہت مایوسی تھی اور میرا خیال تھا کہ صبح جنازہ ہوگا لیکن صبح بیدار ہونے پر انہوں نے آواز دی کہ مجھے بھوک لگی ہے مجھے کچھ کھانے کو دو اور مجھے بٹھاؤ اسی وقت ان کو اٹھایا اور دودھ دیا اور سخت حیرت ہوئی کہ وہ مردہ زندہ ہوگیا عجیب بات یہ تھی کہ اس وقت ان میں طاقت بھی اچھی پیدا ہوگئی اور وہ اچھی طرح گفتگو بھی کرنے لگیں۔

میرے پوچھنے پر انہوں نے یہ خواب سنایا اور کہا کہ یہ سب اس پانی کی برکت ہے جو حضرت صاحب نے دم کر کے دیا تھا اور دعا کی تھی اور صبح کو خود بخود بیٹھ بھی گئیں اور کہا کہ مجھے فوراً حضرت صاحب کی خدمت میں پہنچا دو کیونکہ میں عہد کر چکی ہوں کہ میں آپ کی بیعت کے لئے حاضر ہونگی۔ میں نے کہا کہ ابھی آپ کی طبیعت کمزور ہے اور آپ سفر کے قابل نہیں حالت اچھی ہونے پر آپ کو پہنچا دیا جائے گا لیکن وہ برابر اصرار کرتی رہیں کہ مجھ کو بیقراری ہے جب تک بیعت نہ کرلوں مجھے تسلی نہ ہوگی اور شیر شاہ بھی اسی روز قادیان سے دوائی لے کر آ گیا اور اس نے سارا ماجرا بیان کیا کہ حضرت صاحب نے بڑی توجہ اور درد دل سے دعا کی ہے اور فرمایا ہے کہ وہ اچھی ہو جائیں گی جب میں نے تاریخ کا مقابلہ کیا تو جس روز حضرت صاحب نے قادیان میں دعا کی تھی اسی روز خواب میں ان کو زیارت ہوئی تھی اور یہ واقعہ پیش آیا تھا اس پر ان کا اعتقاد کامل ہوگیا اور جانے کیلئے اصرار کرنے لگیں۔

سو وہ صحت یاب ہوئیں تو ان کے بھائی سید حسن شاہ صاحب اور بھتیجے شیر شاہ کے ساتھ انہیں قادیان روانہ کر دیا گیا حضرت صاحب نے بڑی شفقت اور مہربانی سے ان کی بیعت لی اور وہ چار روز تک قادیان میں ٹھہریں حضور نے ان کی بڑی خاطر تواضع کی اور فرمایا کہ کچھ دن اور ٹھہریں وہ چاہتی تھیں کہ کچھ دن اور ٹھہریں مگر ان کا بھتیجا طالب علم تھا اور بھائی کی ملازمت تھی۔

ایک دن میری اہلیہ نے بتایا کہ میں نے خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپ نے وسطیٰ اور سبابہ دو انگلیاں کھڑی کر کے فرمایا کہ میں اور مسیح ایک ہیں آپ کی بیعت سے پہلے بھی پیغمبروں، اولیاء اور فرشتوں کی زیارت کر چکی تھیں۔ ان کو خواب دیکھنے سے حضرت صاحب پر بیعت ایمان پیدا ہوگیا تھا اور مجھ سے انہوں نے کہا کہ اب تین ماہ کی رخصت لے کر قادیان جانا چاہئے اور سخت بے قراری ظاہر کی کہ ایسے مقبول شخص کی صحبت سے جلدی فائدہ اٹھانا چاہئے۔ زندگی کا اعتبار نہیں ان کے اصرار پر میں تین ماہ کی رخصت لیکر قادیان گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے قریب کے مکان میں جگہ دی اور بہت ہی عزت کرتے تھے اور خاص صحبت و شفقت اور خاطر تواضع سے پیش آتے تھے۔

اس عرصہ قیام کے تعلق میں حضرت ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ میری اہلیہ کے دانت میں شدید درد ہوا جس سے نہ ان کو رات کو نیند آتی تھی اور نہ دن کو۔ ڈاکٹری علاج اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کے علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ حضرت ام المؤمنین نے حضور کی خدمت میں بیان کیا کہ ڈاکٹر

سیدعبدالستارشاہ صاحب کی بیوی کے دانت میں سخت درد ہے اور آرام نہیں آتا۔حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان کو بلائیں کہ وہ آکر مجھے بتائیں کہ انہیں کہاں تکلیف ہے چنانچہ انہوں نے آکر عرض کی کہ مجھے اس دانت میں سخت تکلیف ہے ڈاکٹر اور حضرت مولوی صاحب کی بہت سی دواؤں کے استعمال سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔فرمایا کہ آپ ذرا ٹھہریں حضور نے وضو کیا اور فرمایا میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں آپ کو خدا تعالیٰ آرام دے گا۔گھبرائیں نہیں ۔حضور نے دو نفل پڑھے اور وہ خاموش بیٹھی رہیں۔اتنے میں انہیں محسوس ہوا کہ درد والے دانت کے نیچے سے ایک شعلہ قدرے دھوئیں والا دانت کی جڑھ سے نکل کر آسمان کی طرف جارہا ہے اور ساتھ ہی درد کم ہوتا جاتا ہے۔ چنانچہ جب وہ شعلہ آسمان تک جاکر نظر سے غائب ہوگیا۔تو تھوڑی دیر بعد حضور نے سلام پھیرا اور وہ درد فوراً ارفع ہوگیا۔حضور نے فرمایا کیوں جی !اب آپ کا کیا حال ہے انہوں نے عرض کی کہ حضور کی دعا سے آرام ہوگیا ہے اور ان کو بڑی خوشی ہوئی کہ خدا نے ان کو اس عذاب سے بچالیا۔

(بحوالہ سیرت المہدی حصہ سوم روایت ۸۸۴)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میری والدہ صاحبہ سے فرمایا کہ یہ آپ کا گھر ہے آپ کو جو ضرورت ہو بغیر تکلیف آپ اس کے متعلق مجھے اطلاع دیں۔آپ کے ساتھ ہمارے تین تعلق ہیں ایک تو آپ ہمارے مرید ہیں دوسرے آپ سادات سے ہیں تیسرا ہمارا آپ کے ساتھ ایک اور تعلق ہے یہ کہہ کر خاموش ہوگئے والدہ صاحبہ کو اس آخری فقرہ سے حیرانگی سی ہوئی۔ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ سے آکر ذکر کیا اس وقت ہمشیرہ مریم بیگم صاحبہ پیدا نہیں ہوئی تھیں۔ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کہ کوئی روحانی تعلق ہوگا لیکن حضور کا یہ قول ظاہری معنوں میں بھی لمبے عرصہ بعد پورا ہوگیا۔اور یہ تعلق ہمشیرہ مریم بیگم صاحبہ کی ولادت اور پھر ان کے رشتہ کی وجہ سے ہوا ۔

سیدہ مریم بیگم صاحبہ کی پیدائش:

آپ کی ولادت بمقام رعیہ ضلع سیالکوٹ جہاں آپ کے والد ماجد سرکاری ہسپتال کے انچارج تھے اوائل ۱۹۰۵ء میں ہوئی۔گویا آپ نے احمدی گھرانے میں اور احمدی ماحول میں آنکھیں کھولیں اور نیک والدین کی آغوش میں آپ نے تربیت پائی۔

مرزا مبارک احمد صاحب سے نکاح:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سے جو آٹھ سال کی عمر کے تھے سیدہ مریم بیگم صاحبہ کا جو دو اڑھائی سال کی تھیں نکاح ۳۰/اگست ۱۹۰۷ء کو مولوی نور الدین صاحب نے پڑھا۔

(بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۱ بابت ۳۱ اگست ۱۹۰۷)

مبارک صاحب کا انتقال : صاحبزادہ صاحب ۱۴ جون ۱۸۹۹ کو پیدا ہوئے تھے۔نکاح کے چند روز بعد ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو خدا تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ بابت ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء)

کن حالات میں نکاح ہوا تھا:

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بہت نیک سیرت اور حلیم الطبع تھے ان کا نکاح ننھی مریم سے ہوا تھا۔اس وقت اس ننھی مریم بچی کے ذاتی جوہر تو سامنے نہ آئے تھے یقیناً اس بچی کے والدین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں اعلیٰ مقام اتقاء پر فائز تھے اسی تیقن کے باعث ہی حضور نے ان سے تعلق قرابت قائم کرنا پسند کیا ہوگا اس بچی کے والدین نے کن حالات میں نکاح کیا اور کیا عظیم قربانی کی اس کی تفصیل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے خطبہ سے نقل کی جاتی ہے جو آپ نے حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی وفات پر ان کے بچوں کی پرورش کی خاطر ان کی برادرزادی حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ سے نکاح پڑھتے ہوئے دیا تھا۔

دنیا میں بعض اعمال ایک زنجیر کی طرح چلتے ہیں جیسے یہ واقعہ آج سے اڑتیس سال پہلے ہمارے چھوٹے بھائی مبارک احمد کا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت پیارا تھا۔ وہ شدید ٹائیفائڈ سے بیمار ہوا اس وقت قادیان میں دو ڈاکٹر موجود تھے ایک ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور دوسرے ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب جو رخصت پر یہاں آئے ہوئے تھے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی ان کے ساتھ مل کر علاج کر رہے تھے۔

مبارک احمد کی بیماری میں کسی نے خواب دیکھا کہ اس کی شادی ہو رہی ہے یہ خواب سن کر حضور نے فرمایا کہ معبرین نے لکھا ہے کہ ایسی خواب کی تعبیر تو موت ہے مگر اسے ظاہری رنگ میں پورا کر دینے سے بعض دفعہ تعبیر ٹل جاتی ہے اس لئے آؤ مبارک احمد کی شادی کر دیں۔ گویا وہ بچہ جسے شادی بیاہ کا کچھ بھی علم نہ تھا حضرت مسیح موعود کو اس کی شادی کی فکر ہوئی۔ جس وقت حضور یہ باتیں کر رہے تھے تو اتفاقاً ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی اہلیہ صاحبہ صحن میں نظر آئیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے انہیں بلا کر فرمایا کہ ہمارا منشاء ہے کہ مبارک احمد کی شادی کر دیں۔ آپ کی لڑکی مریم ہے اگر آپ پسند کریں تو اس سے مبارک احمد کی شادی کر دی جائے انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی عذر نہیں لیکن اگر حضور کچھ مہلت دیں تو میں ڈاکٹر صاحب سے پوچھ لوں یہ خاندان نیچے گول کمرہ میں ٹھہرا ہوا تھا باہر سے ڈاکٹر صاحب آئے تو انہوں نے اس رنگ میں بات کی کہ خدا کے دین میں جب کوئی داخل ہوتا ہے تو بعض دفعہ اس کے ایمان کی آزمائش بھی ہوتی ہے اگر خدا آپ کے ایمان کی آزمائش کرے گا تو کیا آپ پکے رہیں گے والدہ صاحبہ کو دو خیال تھے کہ شاید ان کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب کو یہ رشتہ کرنے میں تامل ہو ایک یہ کہ اس سے پہلے ان کے خاندان کی کوئی لڑکی کسی غیر سید سے نہیں بیاہی گئی تھی اور دوسرے یہ کہ مبارک احمد مہلک بیماری میں مبتلا تھا اور ڈاکٹر صاحب خود اس کا علاج کرتے تھے اور گھر میں ذکر کرتے تھے کہ اس کی حالت نازک ہے اور اس وجہ سے وہ خیال کریں گے کہ یہ شادی ننانوے فیصد خطرے پر ہے اور جلد ہی لڑکی کے ماتھے پر بیوگی کے ٹیکہ لگنے کا خوف ہے ان باتوں کی وجہ سے ایسا نہ ہو کہ ڈاکٹر صاحب کمزوری دکھائیں اور ان کا ایمان ضائع ہو جائے۔ سو آپ کے سوال پر ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کہ مجھے امید ہے کہ خدا تعالیٰ استقامت عطا کرے گا۔ اس پر انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو ساری بات سنا دی تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اچھی بات ہے اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ پسند ہے تو ہمیں اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے یہ جواب سن کر والدہ صاحبہ مریم بیگم کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں ہو گئے۔ تب ڈاکٹر صاحب نے پوچھا کہ کیا آپ کو یہ تعلق پسند نہیں انہوں نے کہا مجھے پسند ہے بات یہ ہے کہ جب سے حضور نے ارشاد فرمایا تھا میرا دل دھڑک رہا تھا اور مجھے ڈر تھا کہ کہیں آپ کا ایمان نہیں ضائع ہو جائے اور اب آپ کا جواب سن کر میں خوشی سے اپنے آنسو نہیں روک سکی۔ یہ شادی ہو گئی اور کچھ دنوں بعد وہ لڑکی بیوہ ہو گئی۔ خدا کسی کے اخلاص کو ضائع نہیں کرتا۔ آخر پھر وہی لڑکی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان میں آئی اور خلیفہ وقت سے بیاہی گئی اور باوجود شدید بیمار رہنے کے خدا نے اسے اس وقت تک مرنے نہیں دیا جب تک کہ اس نے اپنی حیثیت کے ماتحت اس پیشگوئی کو میرے وجود پر پورا ہونے کا انکشاف نہ فرمایا جو اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی تھی اور اسے ان خواتین مبارکہ میں شامل نہ کر لیا جو ازل سے مصلح موعود سے منسوب ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جزو کہلانے والی تھیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایمان کی جزا تھی جو مریم بیگم صاحبہ کی والدہ نے اس وقت ظاہر کر دیا تھا۔ (بحوالہ الفضل جلد ۳۲ نمبر ۱۷۸ بابت یکم اگست ۱۹۴۴ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد سے نکاح:

حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب مبارک احمد فوت ہو گیا اور مریم بیگم بیوہ رہ گئیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گھر میں ایک دفعہ یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ یہ لڑکی ہمارے ہی گھر میں آئے تو اچھا ہے۔ یعنی ہمارے بچوں میں سے کوئی اس کے ساتھ شادی کر لے تو بہتر ہے۔

مسجد مبارک میں بعد نماز فجر ۷فروری ۱۹۲۱ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ کے عوض اعلان نکاح کے موقع پر حضرت مولانا سید محمد سرور شاہؓ نے نہایت لطیف اور دلکش انداز میں خطبہ دیا۔ جب مریم بیگم صاحبہ کی عمر سترہ سال کی ہوگئی تو اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی عمر تیس سال کی تھی اور یہ ان کی تیسری بیوی تھیں۔

سادگی سے رخصتانہ:

ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ احباب یہ سننے کے منتظر ہوں گے کہ جس طرح نکاح کے دن ایک جشن کی کیفیت پیدا ہوگئی تھی اسی طرح رخصتانہ کے دن بھی بارات وغیرہ کا خاص اہتمام ہوا ہوگا۔نہیں! بلکہ حضور نے نہایت ہی سادگی کے ساتھ رخصتانہ لیا۔نکاح کے چند ہفتے بعد مقررہ دن شام کے وقت حضرت محمودؓ نے مجھے فرمایا کہ ٹانگہ لانے کو کہو ان دنوں حضور نے ایک ٹانگہ رکھا ہوا تھا۔ٹانگہ آنے پر حضور نے کچھ نہیں فرمایا کہ کہاں جانا ہے۔اگلی سیٹ پر حضور تشریف فرما ہوئے اور صرف اسی ایاز کو ساتھ بٹھایا۔میں پچھلی سیٹ پر تھا میرے لئے یہ بات کسی قدر پر مسرت تھی ان دنوں ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کا قیام خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب کی کوٹھی پر تھا جو دارالعلوم میں نور ہسپتال کے قریب ہے۔آپ مکان کے اندر گئے میں باہر رہا اور دس پندرہ منٹ کے اندر ٹھہرنے کے بعد حضور باہر آگئے۔اور ہم دونوں پھر ٹانگہ مین واپس آگئے۔اور پھر مغرب کی نماز پڑھانے کے لئے حضور مسجد میں تشریف لے گئے۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی واقعہ ہوا ہی نہیں۔پھر حضرت امیر المؤمنین وہاں تشریف لے گئے اور اپنے ہمراہ دلہن کو رات کا کچھ حصہ گزرنے پر دارالمسیح میں لے آئے۔۲۳فروری کو صبح قریباً پانچ صد افراد دعوت ولیمہ پر مدعو کئے گئے۔

(بحوالہ الفضل ۲۴فروری ۱۹۲۱ء، زیر مدینۃ المسیح مطابق بیان ڈاکٹر صاحب ولیمہ کے منتظم درد صاحب تھے،تقریب شادی کی خوشی میں مدارس میں تعطیل کی گئی،الفضل)

بیان بابا اندر جی:

بابا اندر جی بیان کرتے ہیں بہن مریم یعنی سیدہ ام طاہر صاحبہ کی ولادت سے پہلے سید عبدالستار شاہ صاحبؓ نے بتایا تھا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے الہام میں بتایا ہے کہ وہ مجھے بیٹا عطا کرے گا۔دو اڑھائی ماہ بعد جب بہن مریم کی ولادت ہوئی تو آپ نے مجھے جلدی میں بلا کر علیحدگی میں کہا کہ الٰہی بشارت تو بیٹا ہونے کے متعلق تھی لیکن پیدا لڑکی ہوئی ہے شاید مجھے الہام سمجھنے میں غلطی لگی ہے یا یہ الہام آئندہ پورا ہو۔میں نے کہا کہ ممکن ہے کہ اس بچی کی قسمت ایسی ہو کہ یہ لڑکوں سے بھی بڑھ جائے۔کچھ عرصہ بعد آپ نے مجھے بتایا کہ آپ کی بے بے جی سے اب اولاد نہیں ہوسکتی۔جب بی بی مریم کی شادی حضرت مصلح موعودؓ سے ہوگئی تو میں کچھ عرصہ بعد قادیان آیا اور میں نے حضرت شاہ جی کو مبارک باد دی اور کہا کہ آپ کا وہ الہام پورا ہوگیا۔دیکھیں بہن مریم کی شان کہ وہ اپنے سب بھائیوں سے بڑھ گئیں اور ان کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے گویا آپ کو دامادی کے رنگ میں ایسا بیٹا عطا کیا ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔یہ سن کر آپ بہت خوش ہوئے تم الٰہی خبر کا مطلب خوب سمجھتے ہو۔بابا اندر جی نے خاکسار مؤلف کو یہ بھی بتایا تھا کہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات سے بہن مریم بیوہ ہوگئیں تو ان کے لئے حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب نے نہایت بیقراری اور تڑپ کے ساتھ دعائیں کیں کہ اے خدا! مریم والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے میری مریم کو بڑا درجہ عطا کر۔ان دنوں بہن مریم نے خواب دیکھا کہ ان یعنی مریم بہن کے سر پر بادشاہی کا تاج ہے اور یہ بہت عزت کے مقام پر بیٹھی ہیں اور آپ کا کنبہ آپ کے اردگرد بیٹھا ہے اور ان افراد کنبہ کی نظر بی بی مریم کے ہاتھوں کی طرف ہے۔ (بحوالہ تابعین اصحاب احمد صفحہ ۸۹،۸۸)

اُذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

محترم ابا جان کی پیاری یادیں

از: مکرم نصیر احمد عارف صاحب کارکن سلسلہ عالیہ احمدیہ

موت کا ایک وقت مقرر ہے جس سے کسی بھی ذی رُوح کو رُستگاری نہیں ۔قوموں کی اجتماعی زندگی اور ترقی کا راز بھی یہی ہے کہ وہ اپنے اجداد کے کارناموں اور قربانیوں کو یاد رکھتی ہیں ۔خاکسار آج اپنے پیارے ابا جان محترم سردار محمود احمد صاحب عارف درویش واقف زندگی مرحوم و مغفور کے ذکر خیر کو احاطہ تحریر میں لانے کی کوشش کر رہا ہے۔

میرے پیارے ابا جان محترم سردار محمود احمد صاحب عارف درویش ولد مکرم سردار شیر محمد صاحب مرحوم مورخہ 16.12.1925 کو موضع نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ پاکستان میں پیدا ہوئے ۔آپ کی ایک ہمشیرہ اور دو بھائی تھے۔

آپ کی والدہ کا نام محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ تھا ۔آپ کے والدین بچپن میں ہی وفات پا چکے تھے ۔آپ کی پرورش آپ کے تایا جان مکرم سردار غلام احمد صاحب نے کی ۔مڈل کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ کے تایا جان نے 1938ء میں جب دوسری عالمی جنگ عظیم کا آغاز ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک پر آپ فوج میں بھرتی ہوگئے ۔محترم والد صاحب کے بقول آپ کی یونٹ کا نام 8/15 پنجاب رجمنٹ تھا ۔رجمنٹ میں تین کمپنیاں عیسائیوں کی اور ایک خالصتاً احمدی نوجوانوں کی احمدیہ کمپنی تھی۔

1944ء میں فوجی نوکری کے دوران ہی آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے خط لکھا جسے حضور انورؓ نے ازراہِ شفقت منظور فرما لیا ۔نیز فرمایا کہ جب ضرورت ہوگی بلا لیا جائے گا۔

1945ء میں جب عالمی جنگ ختم ہوگئی تو حضور انورؓ نے فوج چھوڑ کر قادیان آنے کا ارشاد فرمایا ۔چنانچہ آپ 1946ء کے آخر میں قادیان حاضر ہوگئے اور قصر خلافت قادیان میں آکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات کی ۔حضور انور رضی اللہ عنہ نے بڑی شفقت کا اظہار فرماتے ہوئے آپ کی شعبہ حفاظت مرکز میں تقرری کا ارشاد فرمایا۔

آپ بتاتے تھے کہ 1947ء میں ملک میں آزادی کی لہر پورے جوش وخروش کے ساتھ شروع ہو چکی تھی ۔ساتھ ہی قیام پاکستان کا مطالبہ بھی زوردار طریق پر چل رہا تھا ۔ملک میں بدامنی اور بے چینی پھیلی ہوئی تھی اور ملک کے بیشتر حصوں میں فسادات پھوٹ پڑے تھے ان حالات میں قادیان کی حفاظت کے لئے شعبہ حفاظت مرکز کا قیام وقت کی ایک اہم ضرورت تھی ۔اس محکمہ میں ڈیوٹی دینے والے جملہ کارکنان ریٹائرڈ فوجی افراد تھے جنہوں نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اس ذمہ داری کو بخوبی نبھایا ۔اور اس اہم جماعتی فریضہ کی بجا آوری میں بعض نے شہادت بھی پائی مگر اپنی مفوضہ ڈیوٹی میں کبھی کوئی کوتاہی نہیں کی۔

ملکی حالات دن بدن خراب ہوتے گئے اور غیر احمدی مرد، عورتیں اور بچے اپنی حفاظت کے لئے بکثرت قادیان آنا شروع ہوگئے ان سب کو ساکنین قادیان نے فراخ دلی کے ساتھ جگہ دی اور ان کے قیام وطعام کا انتظام کیا ۔مہاجرین سے قادیان کی تمام گلیاں، محلے اور سڑکیں بھر گئیں۔

ایسے مخدوش حالات میں حضور انور کا قادیان میں قیام مناسب نہیں تھا ۔لہٰذا آپ اگست 1947ء میں لاہور تشریف لے گئے اور رتن باغ میں قیام فرمایا ۔حضور جماعت اور قادیان کے ذمہ وار افراد کی لاہور ہی سے رہنمائی فرماتے رہے۔

آپ بتاتے کہ افراد جماعت کو بھجوانے کا انتظام شعبہ حفاظت مرکز کے سپرد تھا ۔خاکسار کی بھی اس میں ڈیوٹی تھی ۔خاکسار نے اپنے بھائی بہن، اہلیہ اور دیگر عزیز و اقارب کے جانے کا انتظام کیا مگر خود میرے دل میں ایک لمحہ کے لئے بھی قادیان کو چھوڑنے کا خیال تک نہ آیا ۔میں یہ عزم کر چکا تھا کہ خواہ کچھ بھی ہو اپنے پیارے مرکز کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا قادیان کی حفاظت کرنا میرا فرض ہے ۔خواہ اس کے لئے مجھے جان بھی قربانی کرنی پڑے مگر خدا

تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہر طرح محفوظ رکھا اور مجھے درویشی کی زندگی اختیار کرنے کی توفیق دی۔

آخری قافلہ ماہ اکتوبر یا نومبر 1947 کو قادیان سے گیا جس کے انچارج محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس تھے یہ قافلہ محلّہ دارالانوار سے پُرسوز دعاؤں کے ساتھ روانہ ہوا اس آخری قافلہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم بھی لاہور تشریف لے گئے تھے۔

آپ بتاتے تھے کہ حضور انور کے جانے کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ امیر مقامی اور نگران مقرر کئے گئے ۔ بعدۂ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب امیر ونگران مقرر ہوئے اور آپ کے لاہور تشریف لے جانے کے بعد شعبہ حفاظت مرکز کے نگران مکرم شیر علی صاحب ریٹائرڈ صوبیدار میجر اور آنریری کیپٹن نگران اور امیر مقامی بنائے گئے ۔مکرم شیر علی صاحب کے جانے کے بعد چونکہ حالات کافی حد تک پرامن ہو گئے تھے اس لئے حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹؓ کو ناظر اعلیٰ وامیر مقامی بنایا گیا۔اسی کے ساتھ حسب ارشاد حضور انور صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے قیام اور بیرونی جماعتوں کو منظّم کرنے کا کام شروع ہوا۔اکثر دفاتر نے کام کرنا شروع کر دیا۔

قادیان کے انخلاء کے بعد جو چند سو افراد قادیان میں رہ گئے تھے ان کی حفاظت کا سرکاری طور پر انتظام کیا گیا موجودہ احمدیہ محلّہ احمدیوں کی تحویل میں رکھے جانے کا فیصلہ ہوا۔ نیز یہ بھی فیصلہ ہوا کہ اس ایریا میں کسی غیر مسلم کو خالی ہو چکے مکان الاٹ نہ ہونگے ۔ چنانچہ محلّہ احمدیہ آہستہ آہستہ آباد ہونا شروع ہوا۔شادی شدہ درویشان کی فیملیاں جو پاکستان چلی گئی تھیں واپس آنے لگیں ۔بعض غیر شادی شدہ درویشان کی ہندوستان کے مختلف علاقوں میں شادیاں ہوئیں اور بعض خاندان حضور انور کی تحریک پر قادیان آکر آباد ہوئے۔

محترم والد صاحب کی شادی 1945ء میں اپنے تایا مکرم غلام احمد صاحب مرحوم کی بیٹی مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ مرحومہ سے ہوئی۔ 1947ء میں آپ کی اہلیہ بھی پاکستان چلی گئیں اور 1950ء میں حالات نارمل ہونے پر واپس قادیان آئیں ۔شادی کے سات سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے درویشانہ زندگی کی برکت سے جہاں بے شمار دیگر برکتیں عطا فرمائیں وہاں اولاد کی نعمت سے بھی نوازا۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹے اور تین بیٹیاں عطا کیں جو اللہ کے فضل سے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں ۔آپ نے اپنی ساری اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت کی تمام بچے اپنی اپنی جگہ سیٹ ہیں۔

تقسیم ملک کے بعد جب حالات مکمل طور پر سازگار ہوگئے اور صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر قائم ہوگئے تو شعبہ حفاظت مرکز کے تعلیم یافتہ درویش نوجوانوں کو دفاتر میں کام کرنے کی ذمہ داری دی گئی۔اس طرح آپ کو صدر انجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر میں اعلیٰ رنگ میں خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔بطور نائب ناظر اعلیٰ ، نائب ناظر تعلیم ، نائب ناظر امور عامہ، آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ، ناظر بیت المال آمد وخرچ اور قائم مقام ناظر اعلیٰ قادیان کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی ۔ 1985ء میں ناظر بیت المال خرچ سے ریٹائر ہوئے ۔ بعدۂ بطور نائب ناظم وقف جدید بیرون تقرر ہوا۔اس عہدہ پر بھی آپ نے لمبا عرصہ خدمت سرانجام دی۔آخر کمزوری اور عمر کے تقاضا کی بناء پر 2005ء میں اس خدمت سے سبکدوش ہوئے ۔آپ نے نہایت لگن اور جذبہ سے تمام دفاتر میں خدمات سرانجام دیں ۔ ساری درویشانہ زندگی نہایت صبر وشکر سے گزاری اور ہمیشہ سلسلہ سے وفا کی ۔تنگی کے ادوار میں بھی کبھی کوئی شکوہ نہیں کیا۔آبائی جائیداد کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی اور آخری وقت تک درِ مسیح پر دھونی رمائے بیٹھے رہے۔

1982ء میں آپ کو انتخاب خلافت رابعہ کے موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی نمائندگی کی سعادت نصیب ہوئی۔اسی طرح 1988ء میں بھی آپ کو جلسہ سالانہ یوکے میں بھی بطور نمائندہ صدر انجمن احمدیہ شامل ہونے کی توفیق ملی۔

محترم ابا جان 25 فروری 2009ء بروز بدھ صبح 4 بجے مولائے حقیقی سے جاملے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔آپ موصی تھے۔ اگلے روز یعنی

26فروری کو جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی ۔ اسی روز قادیان میں شوریٰ کا اجلاس تھا جس میں شمولیت کے لئے ہندوستان کے تمام صوبہ جات سے امراء وصدر صاحبان تشریف لائے تھے اس طرح آپ کے جنازہ میں پورے ہندوستان کی نمائندگی ہوگئی ۔ بعد جنازہ آپ کی تدفین قطعہ درویشان میں ہوئی اور بعد تدفین مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب نے ہی دعا کروائی ۔ مورخہ 27فروری کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الفتوح لنڈن میں نماز جمعہ کے بعد آپ کی نماز جنازہ غائب ادا کی اور آپ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”تیسرا جنازہ مکرم محمود احمد صاحب عارف درویش قادیان کا ہے ۔ انہوں نے 25فروری کو 84سال کی عمر میں وفات پائی ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ آپ بھی نہایت نیک متقی نمازوں کے پابند صابر شاکر انسان تھے ۔ درویشان تقریباً سارے ہی صابر شاکر ہیں ۔ نوجوانی میں شیخوپورہ سے قادیان ہجرت کر گئے اور مدرسہ احمدیہ داخلہ لیا اور زندگی وقف کرنے کی توفیق پائی ۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر فوج میں بھرتی ہوئے اور پھر آپ کے حکم سے ہی فوج چھوڑ دی اور جماعت کی خدمت پر آ گئے ۔ آپ نے ناظر بیت المال آمد وخرچ اور بعد میں نائب ناظم وقف جدید بیرون کے طور پر خدمت کی توفیق پائی ۔ ان کی تین بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں ۔ آپ کے ایک بیٹے نصیر احمد عارف صاحب کو نظارت امور عامہ قادیان میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے ۔“

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم ابا جان مرحوم کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ۔ آپ کی تمام خدمات کو قبول کرتے ہوئے آپ کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے، جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور انہیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے ۔ آمین ۔ ثم آمین ۔

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim
Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here
Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ

کرڈاپلی: (از میر عبد الحفیظ مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۷ فروری کو جماعت احمدیہ کرڈاپلی میں جلاسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ نیز مورخہ ۲۸ فروری کو لجنہ اماء اللہ کی طرف سے جلسہ ھٰذا کا انعقاد عمل میں آیا۔ اسی طرح اسی روز حلقہ طاہر میں بھی جلسہ منعقد کیا گیا۔

جھار کھنڈ: (از فیض احمد خان معلم سلسلہ) مورخہ ۲۸ فروری کو مہو بھنڈار میں جلسہ سیرۃ النبی کا انعقاد مکرم شیخ علاؤالدین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ مکرم شیخ ناصر الدین اور خاکسار نے تقاریر کیں۔

یاری پورہ: (از اصغر اقبال) مورخہ ۲۸ فروری کو جلسہ سیرۃ النبی کا انعقاد مکرم عبد المجید ٹاک صاحب کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ مکرم مولوی ظہور احمد خان اور مولوی ایاز رشید نے تقاریر کیں۔ اطفال الاحمدیہ کے زیر اہتمام بھی جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔

تھلک: (از شیخ برہان احمد سرکل انچارج) سرکل تھلک کی کل ۸ جماعتوں میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی جن کے اسماء اس طرح ہیں:

نندی بیور، بنکل، ھمیگی، بلھلی، کاگنور، ہیرے کلچی، رائن ہلی، ھبال۔

چورو راجستھان: (از خالد احمد ملکانہ معلم سلسلہ) مورخہ ۲۷ فروری کو جلسہ سیرۃ النبی منعقد کرنے کی توفیق ملی کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے اور اس جلسہ سے استفادہ کیا۔

جے پی نگر یو پی: (از محمد طاہر صدر جماعت) خاکسار کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔ مقررین نے سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر پر خاکسار نے موقعہ کی مناسبت سے صدرتی خطاب پیش کیا اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

سکندر آباد: (از حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ) مورخہ ۷ مارچ کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ مکرم سلطان احمد الہ دین صاحب امیر جماعت سکندر آباد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مقررین نے سیرۃ کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے اور اس جلسہ سے استفادہ کیا۔ احباب کی تواضع کا بھی اہتمام کیا گیا۔

کریم نگر آندھرا: (از نورالدین ایریا انچارج) مورخہ ۲۷ فروری کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ مکرم رائے بوس صاحب زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

وینکٹا پور آندھرا: (از محمد مصطفیٰ) مورخہ ۱ مارچ کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

کٹاکشہ پور: (از محمد اکبر ایریا انچارج) مورخہ ۲۷ فروری کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ اس زون کی درج ذیل جماعتوں میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مقررین نے سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

کٹاکشہ پور، پسرہ گنڈہ، بدارم،

کاما ریڈی: (از ایچ ناصر الدین مبلغ سلسلہ) خاکسار کی نگرانی میں جماعت احمدیہ کا ماریڈی، سرم پلی، بوسانی پیٹھ میں جلسہائے سیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد عمل میں آیا جن میں مقررین نے سیرت کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

ھبلی: (از شبیر احمد خان قائد مجلس) مورخہ ۳ مارچ کو مکرم محمود احمد صاحب کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔ مقررین نے سیرۃ کے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔

ہاری پاریگام: (از محمد امین اظہار صدر جماعت) مورخہ ۲۷ فروری کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مقررین نے سیرۃ کے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔

جڑ چرلہ: (از شبیر احمد یعقوب مبلغ سلسلہ) مورخہ ۱۴ مارچ کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ سید افتخار احمد صاحب صدر جماعت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مقررین نے سیرت کے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔

سلباڑی گھاٹ: (ازمرزاانعام الکبیر معلم سلسلہ) مورخہ ۲۷ فروری کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ مکرم مفسر علی صاحب صدر جماعت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مقررین نے سیرۃ کے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔

جلسہ ہائے یومِ مصلح موعود

گوداوری زون آندھرا پردیش: (از پی۔ایم۔رشید مبلغ سلسلہ)

زون ھٰذا کی درج ذیل 31 جماعتوں میں یومِ مصلح موعود منعقد کیا گیا:

ونگلہ پوڑی۔ احمدیہ پیرور۔ احمدیہ مرملہ۔ احمدیہ وشا کا پٹنم۔ گوڑالہ۔ رام چندرا پورم۔ ولسہ۔ L.N.D Peta۔ کردور پاڑو۔ ونکٹا یہ پالم۔ آڑملہ۔ میدنا راؤ پالیم۔ ریڈی گوڑیم۔ کنگنہ گوریم۔ اڑروڑ۔ تیڈلیم۔ ببے رو۔ کندیرو۔ کورنی پاڑو۔ بٹلہ پنو میرو۔ پونگی۔ وجے رائی۔ کوتہ پلی۔ منذورو۔ اندرہ نگر۔ نرسائی پالم۔ چٹیالہ۔ مڈیچرلہ۔ جوگنہ پالم۔ پٹوسیمہ۔

کرڈاپلی: (ازمیر عبدالحفیظ مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۰ فروری کو جامع مسجد میں جلسہ یومِ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ۲۱ فروری کو جلسہ ھٰذا منعقد کیا گیا۔

جڑچرلہ: (ازسعادت احمد قائد مجلس) مورخہ ۲۱ فروری کو زیر صدارت مکرم ومحترم سید افتخار حسین صاحب صدر جماعت جلسہ یومِ مصلح موعود کا انعقاد عمل میں آیا۔ مکرم شبیر احمد یعقوب، خاکسار اور مکرم محمد ذاکر احمد نے تقاریر کیں۔ اسی روز خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کا مشترکہ کلو جمیعاً کا پروگرام بھی ہوا

بنگلور: (ازمحمد کلیم خان مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۱ فروری کو زیر صدارت مکرم و محترم امیر صاحب جلسہ یومِ مصلح موعود کا انعقاد عمل میں آیا۔ مکرم نورالحق مبلغ سلسلہ، مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب، مکرم سید شارق مجید صاحب، مکرم ونیش عبدالرشید صاحب مکرم عبید اللہ قریشی صاحب، مکرم سمیع اللہ صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ محترم امیر صاحب کے صدارت خطاب کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

یاری پورہ: (ازاصغر اقبال) مورخہ ۲۰ فروری کو جلسہ یومِ مصلح موعود کا انعقاد مکرم عبدالمجید ٹاک صاحب کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ مقررین کے سیرۃ مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اطفال الاحمدیہ کے زیر اہتمام بھی جلسہ یومِ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔

مالا ہیٹری: (ازفاروق احمد گنائی معلم سلسلہ) مورخہ ۲۰ فروری کو جلسہ یومِ مصلح موعود کا انعقاد مکرم نذیر محمد صاحب کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ خاکسار اور مکرم جاوید اقبال معلم سلسلہ نے سیرۃ مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

چورو راجستھان: (ازخالد احمد ملکانہ معلم سلسلہ) مورخہ ۲۰ فروری کو جلسہ یومِ مصلح موعود منعقد کرنے کی توفیق ملی کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے اور اس جلسہ سے استفادہ کیا۔

نیپال: (ازامام حسین امام مسجد) مورخہ ۲۰ فروری کو جماعت پرسونی میں جلسہ یومِ مصلح موعود مکرم ومحترم یونس احمد نیشنل صدر نیپال کی صدارت میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم ثمین احمد اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اللہ کے فضل سے جلسہ ہر جہت سے کامیاب رہا جلسہ کی حاضری تقریباً ایک صد افراد پر مشتمل تھی۔

سکندر آباد: (ازحافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۰ فروری کو جلسہ یومِ مصلح موعود مکرم داؤد احمد الہ دین صاحب قائمقام امیر جماعت سکندر آباد کی صدارت میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مقررین نے سیرۃ حضرت مصلح موعود کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے اور اس جلسہ سے استفادہ کیا۔

کریم نگر آندھرا: (ازنورالدین ایریا انچارج) مورخہ ۲۰ فروری کو جلسہ یومِ مصلح موعود مکرم راج محمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

ونماکہ کنیرتی آندھرا: (ازولی احمد معلم سلسلہ) مورخہ ۲۰ فروری کو جلسہ یومِ مصلح موعود منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

وینکٹا پور آندھرا: (از محمد مصطفیٰ) مورخہ ۲۰ فروری کو جلسہ یومِ مصلح موعود منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

پالاکرتی: (از نذیر احمد ایرایا انچارج) مورخہ ۲۰ فروری کو جلسہ یومِ مصلح موعود اس زون کی درج ذیل جماعتوں میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مقررین نے سیرۃ حضرت مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

کنڈور، پالاکرتی، تمڑ پلی، کاٹراپلی۔

کٹاکشہ پور: (از محمد اکبر ایرایا انچارج) مورخہ ۲۰ فروری کو جلسہ یومِ مصلح موعود اس زون کی درج ذیل جماعتوں میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مقررین نے سیرۃ حضرت مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

کٹاکشہ پور، پسرہ گنڈہ، نارائن پور، پیداپور، بدارم، اٹکالابلی

کاماریڈی: (از ایچ ناصر الدین مبلغ سلسلہ) خاکسار کی نگرانی میں جماعت احمدیہ عادل آباد، کاماریڈی، سرم پلی، بوسانی پیٹھ میں جلسہائے یومِ مصلح موعود کا انعقاد عمل میں آیا جن میں مقررین نے سیرت حضرت مصلح موعود کے مختلف موجوعات پر تقاریر کیں۔

بڑھانو: (از مختار احمد محمود قائد مجلس) مورخہ ۲۰ فروری کو جلسہ یومِ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ مقررین نے سیرت حضرت مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

سلباڑی گھاٹ: (از مرزا انعام الکبیر معلم سلسلہ) مورخہ ۲۰ فروری کو جلسہ یومِ مصلح موعود مکرم مفسر علی صاحب صدر جماعت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مقررین نے سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔

Ph.: 2769809
MBC Mustafa BOOK COMPANY
(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)
Fort Road, Kannur - 1

ملکی رپورٹیں

ٹرونڈرم: (از محمد نجیب مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۷، ۲۸ فروری کو کرونا گپلی میں داعین الی اللہ ٹرونڈرم زون کی کوچنگ کلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ مکرم امیر صاحب زون ٹراونڈرم نے کوچنگ کلاسز کا افتتاح کیا۔ مورخہ ۲۸ فروری کو نمازِ تہجد سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ مکرم ناصر احمد صاحب اور مکرم کے۔ محمود احمد صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ، وفاتِ مسیح اور ختم النبوت کے موضوعات پر کلاسز لیں۔ سوال و جواب کی مجلس بھی منعقد کی گئی۔ زون کی ۶ جماعتوں سے کل ۴۱ داعین الی اللہ اس پروگرام میں شریک ہوئے۔

بنگلور: (از محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ) مورخہ ۱۹ فروری کو پانچ خدام نے ایک مریض کو عطیہ خون دیا۔ خون دافن کرنے والے خدام کے نام یہ ہیں: مکرم بشارت احمد، مکرم مولوی طارق احمد، مکرم شریف احمد، مکرم ظہیر احمد، مکرم مولوی نورالحق۔ اللہ سب کو جزاء خیر عطا کرے۔ آمین

ریشی نگر: (از بشارت احمد گنائی سیکریٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ) اس ماہ مجلس ھذا میں مجلس عاملی کی دو میٹنگز ہوئیں، تین وارعمل ہوئے اور دو تربیتی اجلاسات منعقد کیئے گئے۔

کشمیر زون نمبر 1: (از اعبدالقیوم ناصر زونل قائد) مورخہ ۲۱ مارچ کو شعبہ تعلیم کے زیر اہتمام Setelite Transmission and its use in M.T.A کے موضوع پر دو گھنٹے کے لیکچر کا ایک پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں زون کی مجالس سے تقریباً ۵۰ طالب علم شامل ہوئے۔ اس پروگرام کا مقصد یہ تھا خدام کو نئی ٹیکنا لوجی سے روشناس کرایا جائے۔

کلکتہ: (از تنویر احمد بانی قائد مجلس) مورخہ ۱۴ فروری کو علاقہ سندربن میں قائم شدہ جماعت عطاپور کا دورہ کیا گیا جس میں ۲۲ خدام شامل ہوئے۔ دوپہر کو مکرم سید آفتاب احمد صاحب کی صدارت میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں کوئز پروگرام بھی ہوا۔ مکرم مفیض الرحمن مبلغ سلسلہ نے تقریر کی

ـ صدرتی خطاب اور اجتماعی دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔اس مقام پر پہنچنے کیلئے خدام نے ۷۰ کلومیٹر کا برّی سفر اور ایک گھنٹے کی مسافت کا بحری سفر بھی کیا۔راستے میں مختلف جزئر میں موجود تاریخ عمارات کو بھی دیکھا گیا۔

یادگیر: (از قائد مجلس) یکم مارچ کو ایک بلڈ گروپ کیمپ لگایا گیا جس میں احباب جماعت کا بلڈ گروپ چیک کیا گیا۔مورخہ ۷ مارچ تا مورخہ ۱۴ مارچ ہفتہ مال منایا گیا۔یکم مارچ کو جلسہ یومِ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔۲۷ فروری کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ ہفتہ تبلیغ: مورخہ ۶، ۷ فروری کو ریلوے اسٹیشن اور بس اسٹیشن پر جاکر لوگوں میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔اس دوران لوگوں کے سوالات کے جوابات بھی دئے گئے۔مورخہ ۱۴ فروری کو گاندھی چوک میں ایک بک اسٹال لگایا گیا۔اس بک اسٹال پر پورا دن لوگوں کا ہجوم رہا اور کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم ہوا۔اسی طرح مورخہ ۶ تا ۱۱ فروری اور ۱۴ فروری کو کل چھ تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے جن میں مقررین نے مختلف اہم موضوعات پر تقاریر کرکے احباب کو معلومات بہم پہنچائیں۔

ریشی نگر: (از طارق ظہور میر قائد مجلس) دوران ماہ تین وقار عمل کئے گئے جن میں سے ایک مثالی وقار عمل تھا۔اس وقار عمل میں تین قبرستانوں کی صفائی کا کام کیا گیا انصار، خدام، اطفال سب نے اس وقار عمل میں حصہ لیا اور ۹۰ فیصد احباب نے شرکت کی۔

119 واں جلسہ سالانہ قادیان 2010ء

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے 119 واں جلسہ سالانہ قادیان ان شاء اللہ تعالیٰ مورخہ 26، 27، 28، دسمبر 2010ء بروزِ اتوار، پیر، منگل منعقد ہوگا۔

احباب کرام سے اس للّٰہی جلسہ میں جس کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی ہے میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی کوشش کریں اور زیرِ تبلیغ دوستوں کو بھی ساتھ لائیں اور جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں کرتے رہیں۔(منیر احمد خادم ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۷ مارچ کو ایک بیٹی سے نوازا ہے۔الحمد للہ۔بیٹی کا نام پیارے حضور انور نے ازراہ شفقت ھبۃ الشافی تجویز فرمایا ہے۔نومولودہ وقفِ نو میں شامل ہے۔قارئین کی خدمت میں زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

Shop: 0497 2712433
: 0497 2711433
Mob. : 9847146526

JUMBO
BOOKS
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)
FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

Cell : 09886083030
زبیر احمد شحنہ
ZUBER
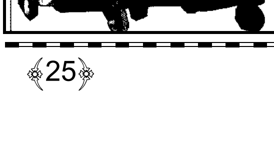
Engineering Works
Body Building All Types of
Welding and Grill Works
HK Road - YADGIR-585201
Dist. Gulbarga - Karnataka

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 ,+91 98301 30491
Tel : +91-33-22128310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

* UK * IRELAND * FRANCE * USA *
* AUSTRALIA * NEW ZEALAND *
* MALAYSIA * SWITZERLAND * CYPRUS *
* SINGAPORE * CHINA(MBBS) AND MANY MORE

FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

* Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
* Comprehensive Free Counseling
* Educational Loan Assistance
* VISA Assistance
* Travel And Foreign Exchange Arrangements
* Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At......

PROSPER OVERSEAS

WE BUILD YOUR CAREER

PROSPER CONSULTANTS

www. prosperoverseas.com

For Placement Enquiries Visit: **www.prosperconsultants.in**

KANNUR CITY CENTRE

Fort Road, Kannur-Kerala, Phone : 0497-2702003, 2712138, 2706563
Fax : 0497-2767498, E-mail : city_centre@sancharnet.net

کوئز کمپیٹشن برائے اطفال

سولات شمارہ ھذا

1۔ ہجری سن کب سے شروع ہوتا ہے؟ جواب:-----------------

2۔ آنحضرت ﷺ نے جب مدینہ کی طرف ہجرت کی تو اُس وقت وہاں یہود کے تین قبائل آباد تھے جن میں سے دو کا نام بنونظیر اور بنو قریظہ تھا ۔تیسرے قبیلے کا نام کیا تھا؟ جواب:-----------------

3۔ آنحضرت ﷺ کی شریکِ حیات حضرت حفصہ خلفاءِ راشدین میں سے کس خلیفہ کی بیٹی تھیں؟ جواب:-----------------

4۔ قُرآن مجید کی کوئی ایسی آیت لکھیں جس سے سائنسی علوم کے حصول کی ترغیب ہوتی ہو؟ جوب:-----------------

----

5۔ یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِماً فِی ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَ بَعْثٍ ثَانی

اس مصرعہ کا مطلب کیا ہے؟ جواب:-----------------

6۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماموریت کا پہلا الہام کب ہوا تھا؟

جواب:-----------------

7۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایداہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کس شعبہ میں ماسٹرس کی ڈگری حاصل کی ہے؟ جواب:-----------------

8۔ بھارت کی ہاکی ٹیم کے کیپٹن کا نام کیا ہے؟ جواب:-----------------

9۔ بھارت کے موجودہ وزیرِ دفاع کا نام کیا ہے؟ جواب:-----------------

10۔ ڈاکٹری اصطلاح میں MD کس کا مخفف ہے؟

جواب:-----------------

نوٹ: جوابات اسی کوپن میں لکھ کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اڈیٹر کے پتہ پر ارسال کریں۔

نام طفل: نام والد:

عمر:

نام مجلس مع مکمل پتہ:

Love For All Hatred For None
Sk.Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel
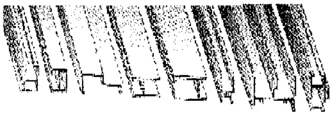
Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝
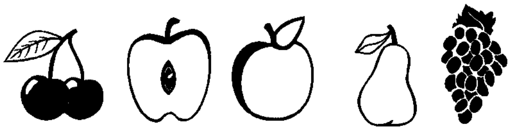
AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9419049823, 9906722264

نظم

ہو جائے اس سے پہلے نہ یوم الحساب بھی
خود اپنی ذات کا کبھی کر احتساب بھی
کُھل جائے گی حقیقت احوال اُس طرف
یہ زندگی تو خواب ہے اور اک سراب بھی
جیسے گزر رہا ہے یہ ایسے گزر نہ جائے
زیرِ رضا ہو زیست میں اپنا شباب بھی
ہے کاروانِ وقت بھی آگے رواں دواں
گزرا ہوا ہر ایک ہے لمحہ عذاب بھی
جو لغزشوں کے غم میں تڑپتا رہا یہاں
یہ تو نہیں ضروری وہاں ہو خراب بھی
ہم اُس کے آس پاس ہیں پھر اس میں کیا عجب
کانٹوں کے درمیان کھلے جو گلاب بھی
ہے یہ مقامِ عشق سو پوچھا نہ کر سوال
کل خود بخود ملے گا تجھے ہر جواب بھی
چلتے چلو جو شوکت و سطوت سے اور تیز
دو چار کوس رہ گیا ہے انقلاب بھی
آنکھوں کی آبجو ہمیں لے جائے گی وہاں
پھر دسترس میں ہونگے بیاس و چناب بھی

(فاروق محمود۔ لندن)

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860
Inta
Beauty Collection
Imp, Cosmetics & Immitation
Jewellary Leather & Fancy Bags,
School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854
Inta
Masroor Hosiery Foot Wear
A Diesinger Fancy Footwear for
Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A
Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد صاحب مرحوم

آنحضرت ﷺ کا آفتابِ صداقت اور رسالہ ''قومی ڈائجسٹ'' کی شرمناک جسارت

رسالہ ''قومی ڈائجسٹ'' لاہور کا کثیر الاشاعت اور مشہور رسالہ ہے جو عرصہ سے مجیب الرحمٰن شامی کی زیر صدارت چھپتا ہے۔ یہ واحد رسالہ ہے جس نے فرعونِ وقت ضیاء کی کاسہ لیسی اور پرستاری کے ریکارڈ قائم کر دئے۔ حتی کہ اس کے بدنام زمانہ مخالف احمدیت آرڈیننس کے جواز کی سند فراہم کرنے کے لئے 1984ء میں 258 صفحات پر مشتمل ایک ضخیم نمبر شائع کیا جس کے سرورق پر حضرت مسیح موعودؑ کی جعلی تصویر شائع کر کے خبث باطن کا مظاہرہ کیا۔ پھر دیباچہ میں اپنے سیاہ کار ہونے کا اقرار کیا۔ یہ رسالہ جو فقط الیاس برنی، مودودی اور ابوالحسن ندوی جیسے عدوّانِ اسلام واحمدیت کے شرانگیز مضامین کا ملغوبہ تھا جس کے صفحہ صفحہ پر آنحضرت ﷺ کے فرزند جلیل حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی یہ پیشگوئی صادق آتی تھی:

''کیا تم فجر کے قریب آفتاب کو نکلنے سے روک سکتے ہو۔ ایسے ہی تم آنحضرت ﷺ کے آفتابِ صداقت کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔''

(مجموعہ اشتہارات مسیح موعود جلد اوّل صفحہ 116)

وہ پیشوا ہمارا جس ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی مَیں ہوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

مکفّرین کے رسالہ میں مندرج جملہ اعتراضات کے مکمل و مدلّل جوابات کئی بار جماعت احمدیہ شائع کر کے اتمامِ حجّت کر چکی ہے جس کے سامنے کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں دوسرے ان سب اعتراضات سے گستاخانِ رسول یعنی بدسگال پادریوں اور آریوں کی حبثیانہ ذہنیت کی بدبو آتی ہے کیونکہ ان سے انہی کے انداز واسلوب کی عکّاسی ہوتی ہے۔

اسی رسالہ نے حال ہی میں جون 2008ء کے شمارہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی ذات اقدس کے متعلق ایک پُر افتراء مضمون شائع کیا ہے جو صد سالہ جشن خلافت کی شوکت وعظمت سے بوکھلاہٹ کا نتیجہ ہے۔ لیکن مسیح موعودؑ کے خدا کے جلال اور قدرت کا نظارہ دیکھئے کہ دونوں رسالوں میں تصرّفِ الٰہی نے دشمنانِ احمدیت ہی کے قلم سے تحریک احمدیت کی تائید کے نقارے بجادئے ہیں جیسا کہ حسبِ ذیل سطور سے عیّاں ہوگا۔

احمدیہ علمِ کلام کی فتح

حضرت مسیح موعود کا مشہور شعر ہے ۔

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
مَیں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

اب ''قومی ڈائجسٹ'' قادیانیت نمبر صفحہ 228-284 میں منقول ابوالحسن ندوی صاحب کا حسبِ ذیل اعترافِ حق مطالعہ فرمایئے:۔

''اِس عہد کا سب سے بڑا واقعہ جس کو کوئی مورّخ اور کوئی مصلح نظر انداز نہیں کرسکتا، یہ تھا کہ اسی زمانہ میں یورپ نے عالمِ اسلام پر بالعموم اور ہندوستان پر بالخصوص یورش کی تھی۔ اس کے جلو میں جو نظامِ تعلیم تھا، وہ خداپرستی اور خداشناسی کی روح سے عاری تھا۔ جو تہذیب تھی، وہ الحاد اور نفس پرستی سے معمور تھی۔ عالم اسلام، ایمان، علم اور مادّی طاقت میں کمزور ہو جانے کی وجہ سے اس نوخیز و مسلّح مغربی طاقت کا آسانی سے شکار ہو گیا۔ اس وقت مذہب میں (جس کی نمائندگی کے لئے صرف اسلام ہی میدان میں تھا) اور یورپ کی ملحدانہ اور مادّہ پرست تہذیب میں تصادم ہوا۔ اس تصادم نے ایسے نئے سیاسی، تمدّنی، علمی اور اجتماعی مسائل پیدا کر دیئے، جن کو صرف طاقتور ایمان، راسخ وغیر متزلزل عقیدہ

ویقین، وسیع اور عمیق علم، غیر مشکوک اعتماد و استقامت ہی سے حل کیا جاسکتا تھا۔ اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک طاقتور علمی و روحانی شخصیّت کی ضرورت تھی، جو عالمِ اسلام میں رُوحِ جہاد اور مسلمانوں میں اتحاد پیدا کردے، جو اپنی قوتِ ایمانی اور دماغی صلاحیّت سے، دین میں ادنیٰ تحریف وترمیم ......کے بغیر اسلام کے ابدی پیغام اور عصرِ حاضر کی بے چین رُوح کے درمیان مصالحت ورفاقت پیدا کرسکے اور شوخ و پُرکشش مغرب سے آنکھیں ملا سکے۔

دوسری طرف عالم اسلام مختلف دینی و اخلاقی بیماریوں اور کمزوریوں کا شکار تھا۔ اس کے چہرے کا سب سے بڑا داغ وہ شرک بھی تھا جو اس کے گوشہ گوشہ میں پایا جاتا تھا۔ قبریں اور تعزیئے بے محابا پُج رہے تھے۔ غیر اللہ کے نام کی صاف صاف دہائی دی جاتی تھی۔ بدعات کا گھر گھر چرچا تھا۔ خرافات اور توہّمات کا دور دورہ تھا۔ یہ صورت حال ایک ایسے دینی مصلح اور داعی کا تقاضا کررہی تھی، جو اسلامی معاشرہ کے اندر کی جاہلیّت کے اثرات کا مقابلہ اور مسلمانوں کے گھروں میں اس کا تعاقب کرے، جو پوری وضاحت اور جرأت کے ساتھ توحید وسنّت کی دعوت اور اپنی پوری قوّت کے ساتھ اَلَا لِلّٰہِ الدِّینُ الخَالِص کا نعرہ بلند کرے۔

اسی کے ساتھ بیرونی حکومت اور مادّہ پرست تہذیب کے اثر سے مسلمانوں میں ایک خطرناک اجتماعی انتشار اور افسوس ناک اخلاقی زوال رونما تھا۔ اخلاقی انحطاط فسق وفُجور کی حد تک، تعیّش واسراف نفس پرستی کی حد تک، حکومت واہلِ حکومت سے مرعوبیّت، ذہنی غلامی اور ذلّت کی حد تک، مغربی تہذیب کی نقّالی اور حکمران قوم (انگریز) کی تقلید کفر کی حدّ تک پہنچ رہی تھی، اس وقت ایک ایسے مصلح کی ضرورت تھی، جو اس اخلاقی و ذہنی انحطاط کی بڑھتی ہوئی رَو کو روکے اور اس خطرناک رُجحان کا مقابلہ کرے، جو محکومیت وغلامی کے اس دور میں پیدا ہوگیا تھا۔

تعلیمی وعلمی حیثیت سے حالت یہ تھی کہ عوام اور محنت کش طبقہ دین کے مبادی واوّلیات سے ناواقف اور دین کے فرائض سے بھی غافل تھا۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ شریعتِ اسلامی، تاریخ اسلام اور اپنے ماضی سے بے خبر اور اسلام کے مستقبل سے مایوس تھا۔ اسلامی علوم روبہ زوال اور پُرانے تعلیمی مرکز عالمِ نزع میں تھے۔ اس وقت ایک طاقتور تعلیمی تحریک اور دعوت کی ضرورت تھی۔ نئے مکاتب ومدارس کے قیام، نئی اور مؤثر اسلامی تصنیفات اور نئے سلسلہ نشر واشاعت کی ضُرورت تھی، جو اُمّت کے مختلف طبقوں میں مذہبی واقفیت۔ دینی شعور اور ذہنی اطمینان پیدا کرے۔''

(موخوذ از الفضل انٹرنیشنل 06 رفروری 2009ء تا 12 رفروری 2009ء)

سیّدی

ترسے ہوئے دلوں پہ ترا پیار سیّدی
برسے پھُوار بن کے جو اِک بار سیّدی
تو کھِل اُٹھیں گے لالہ و گل ریگزار میں
جیسے خزاں کی رُت میں ہو بہار سیّدی
تو ہے مسیحِ پاک کا عکسِ حسین تر
تجھ میں دکھائی دے ہمیں وہ یار سیّدی
اس عہد میں عطا تجھے ہی دستِ مرہمی
تو چارہ گر ہے ہم ترے بیمار سیّدی
احد ہمیں یہ نعمتِ عظمیٰ نصیب ہے
اوروں کو آج تک ہی انتظار سیّدی
حاصل ہمیں خلافتِ حقہ ہے مستقل
غیروں کی لاکھ کوششیں بے کار سیّدی

(امتہ القدوس شمس۔لندن)

وصایا: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیّت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھٰذا کو مطلع کریں۔ (سیکریٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر: 20921 میں منور احمد ولد مکرم انور احمد قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن دیودرگ ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-05-29 وصیّت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔ جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔ خاکسار کے والدین حیات ہیں کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 20000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل حق خان العبد: منور احمد احسن گواہ: انور احمد

وصیت نمبر 20922 میں سلمیٰ فارس بنت مکرم انور احمد قوم احمدی پیشہ طالبہ علم عمر 22 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دیودرگ ڈاکخانہ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-05-29 وصیّت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فیروز خان العبد: سلمیٰ فارس گواہ: سراج خان

وصیت نمبر 20923 میں فرحہ نیاز بنت انور احمد قوم احمدی پیشہ طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن دیودرگ ڈاکخانہ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-05-29 وصیّت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فضل حق خان العبد: فرحہ نیاز گواہ: انور احمد

وصیت نمبر: 20924 میں M Fasil ولد M Moidumy قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن ڈاکخانہ Edathara ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-19 وصیّت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔ جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔ خاکسار کے والدین حیات ہیں کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس۔ ایم۔ بشیر الدین العبد: M Fasil گواہ: ٹی۔ امیر الدین

وصیت نمبر: 20925 میں S Sujad Ali ولد S Shamsuddin قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن Puduparíam ڈاکخانہ Puduparíam ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-12-01 وصیّت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔ جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔ خاکسار کے والدین حیات ہیں کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت ت 09-4-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس۔ ایم۔ بشیر الدین العبد: S Sujad Ali گواہ: ٹی۔ امیر الدین

وصیت نمبر: 20926 میں عبد الغنی ڈرائیور عرف راجندر ولد نبی بخش مرحوم قوم احمدی پیشہ ڈرائیور عمر 35 تاریخ بیعت 1998ء ساکن بوڑھیا کھیڑا ڈاکخانہ بوڑھیا کھیڑا ضلع فتح آباد صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 09-4-5 وصیّت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔ جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔ مکان ساڑھے چار مرلہ میں گاؤں بوڑھیا کھیڑا میں جسکی اندازاً قیمت تین لاکھ روپے ہے۔

میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 3718روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10حصہ تا زیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ:منیراحمد خان العبد:عبدالغنی ڈرائیور گواہ:اعجاز ساگر

وصیت نمبر:20927میں طارق احمد الولی ولد محمد غوث الولی قوم احمدی پیشہ الیکٹریشن عمر28پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ شریف صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج مورخہ 09-4-1وصیّت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے ابھی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی۔میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ 3000روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10حصہ تا زیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ:سراج الحق ہوڈری العبد:طارق احمد الولی گواہ:سید فضل باری

وصیت نمبر20928میں ابن نصرت جہاں زوجہ مکرم ایم رفیق احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر37سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹارڈاک خانہ کوٹار ضلع کنیا رکماری صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج مورخہ 2009-03-09وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔حق مہر 6000ہزار روپے وصول شدہ۔زیور طلائی چین ایک عدد وزن 10 گرام۔نکلس ایک عدد وزن 20 گرام۔بالی ایک جوڑی وزن 8 گرم۔انگوٹھی دوعدد وزن 8 گرام۔کڑا ایک عدد وزن 10 گرام۔میرا گذارہ خوردہ نوش ماہانہ 300روپئے ہے (خاوند مبلغ ہیں آمد ماہوار 5200روپے ہیں) میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10حصہ تا زیست حسبِ قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:رفیق احمد العبد:ابن نصرت جہاں گواہ:محمد انور احمد

وصیت نمبر 20929 میں ایس۔مدثر۔احمد ولد شیخ فرید قوم احمدی طالب علم عمر18سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹار ڈاک خانہ کوٹار ضلع کنیا رکماری صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج مورخہ 2009- 04-01وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی نہیں ہے والدین حیات ہیں۔۔میرا گذارہ جیب خرچ ماہانہ 1000روپئے ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10حصہ تا زیست حسبِ قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:وسیم احمد صدیق العبد:ایس۔مدثر احمد گواہ:رفیق احمد

وصیت نمبر 20930 میں ایس۔ایچ۔فصیل احمد ولد ایس۔شاہ الحمید قوم احمدی پیشہ تجارت عمر47سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹار ڈاک خانہ کوٹار ضلع کنیا رکماری صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج مورخہ 2009- 04-01وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے والدین حیات ہیں۔۔میرا گذارہ آمداز تجارت ماہانہ 3000روپئے ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10حصہ تا زیست حسبِ قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:وسیم احمد صدیق العبد:ایس۔ایچ۔فصیل احمد گواہ:رفیق احمد

وصیت نمبر20931میں امۃ الحی بنت ایچ۔ناصر الدین قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر17سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹار ڈاک خانہ کوٹار ضلع کنیا رکماری صوبہ تمل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج مورخہ 2009-04-01وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔طلائی زیور: ہار ایک عدد دس گرام۔ہار ایک عدد سات گرام۔کان کی بالی ایک عدد آٹھ گرام۔کل وزن پچیس گرام موجودہ قیمت اندازاً 33000روپے۔میرا گذارہ آمداز خوردہ نوش ماہانہ 500روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10حصہ تا زیست حسبِ قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت

اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم احمد صدیقی　　العبد: امۃ الحئی　گواہ: رفیق احمد

وصیت نمبر 20932 میں این۔ رفیقہ بیگم زوجہ نعمت اللہ صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن سوزن کوڑی ڈاک خانہ سوزن کوڑی ضلع کنیا رکماری صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج مورخہ 2009-04-01 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ساتان کونم میں خاوند مرحوم کا ایک چھوٹا سا مکان ہے جس کے 1/8 حصہ کی خاکسار مالک ہے مکان کی موجودہ قیمت اندازاً 1,50,000 روپے ہے۔ طلائی زیور: 24 گرام 22 کیریٹ موجودہ قیمت 33000 روپے۔ حق مہر 500 روپے وصول شد۔ میرا گذارہ خوردہ نوش ماہانہ 500 روپے ہے (خاوند مبلغ ہیں آمد ماہوار 5200 روپے ہیں) میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وایم احمد صدیقی　　العبد: رفیقہ بیگم　　گواہ: ایم رفیق احمد

وصیت نمبر 20933 میں اے انجم النساء بیگم زوجہ ایم احمد کریم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 30 تاریخ بیعت 1990ء ساکن کوٹار ڈاک خانہ کوٹار ضلع کنیا رکماری صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج مورخہ 2009-03-09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر بصورت زیور بالیاں ایک جوڑی پندرہ گرام۔ میرا گذارہ خوردہ نوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رفیق احمد　　العبد: اے انجم النساء　　گواہ: محمد انور احمد

وصیت نمبر 20934 میں آر شفیق احمد ولد ایم۔ رفیق احمد مولوی قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹار ڈاک خانہ کوٹار ضلع کنیا رکماری صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج مورخہ 2009-03-09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے والدین حیات ہیں۔۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 روپے ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد　　العبد: آر رفیق احمد　　گواہ: ایم۔ رفیق احمد

وصیت نمبر 20935 میں رحمت النساء زوجہ نینا محمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹار ڈاک خانہ کوٹار ضلع کنیا رکماری صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج مورخہ 2009-04-01 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ طلائی زیور: 8 گرام 22 کیریٹ موجودہ قیمت 11000 روپے۔ حق مہر 1001 روپے وصول شد۔ میرا گذارہ خوردہ نوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم۔ رفیق احمد　　العبد: رحمت النساء　　گواہ: وسیم احمد صدیقی

وصیت نمبر 20936 میں بی صادقہ زوجہ بی حسن علی قوم احمدی پیشہ ٹیوشن عمر 38 سال تاریخ بیعت 2003ء ساکن کوٹار ڈاک خانہ کوٹار ضلع کنیا رکماری صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج مورخہ 2009-03-09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر 4 گرام زیور ملا تھا۔ زیور طلائی چین ایک عدد وزن 24 گرام۔ بالیاں دو جوڑی وزن 8 گرام۔ ایک انگوٹھی وزن 4 گرام۔ میرا گذارہ خوردہ نوش ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رفیق احمد　　العبد: بی صادقہ　　گواہ: محمد حسن علی

وصیت نمبر 20937 میں ایچ ناصر احمد ولد ایس فصیل احمد قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹار ڈاک خانہ کوٹار ضلع کنیار کماری صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج مورخہ 2009- 04- 01 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے والدین حیات ہیں۔۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 روپئے ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم احمد صدیق　　العبد: ایچ۔ناصر احمد　　گواہ: رفیق احمد

متفرق وصایا

وصیت نمبر 17365 میں عبدالاوّل ملاّ ولد حبیب الرحمٰن قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 44 سال تاریخ بیعت 1982ء ساکن نزار بھٹیا ڈاک خانہ نزار بھٹیا ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج مورخہ 07-01-25 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱)۔1.25 بیگہ مع مکان جسکی موجودہ قیمت 75,000 روپے ہے۔(۲) کھیتی زمین 2 بیگہ جس کی موجودہ قیمت پچاس ہزار روپے۔(۳) مشترکہ ملیں گے ایک بیگہ جسکی موجودہ قیمت 10,000 روپے ہے۔خاکسار کو ماہوار -/7499 روپے ملتا ہے جسمیں کاٹ کر -/4299 روپے ملتے ہیں۔خاکسار LIC سرکاری ملازمت کی وجہ سے کیا ہوا ہے۔خاکسار کے ماہوار -/4299 میں سے حصہ آمد کٹوانا ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/7499 روپئے ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: امان علی　　العبد: عبدالاوّل ملاّ　　گواہ: سلطان صلاح الدین کبیر

وصیت نمبر 18139 میں حوّا اماں زوجہ کے۔این۔فرید قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 63 سال تاریخ بیعت 1984 ساکن کوڑیاتھور ڈاک خانہ کوڑیاتھور ضلع کالی کٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج مورخہ 01-11-24 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔(۱) 12 سینٹ زمین مع مکان میری اور میرے خاوند کی مشترکہ جائیداد ہے اسکی کل قیمت 5,00000 روپے ہے اس زمین کے نصف حصہ کی خاکسار حصہ دار ہے۔(۲) طلائی زیورات: پانچ سونے کے کڑے قیمت -/7422 روپے، چٹ ایک عدد قیمت -/3255 روپے، سٹڈ دو عدد -/1695 روپے، انگوٹھی ایک عدد قیمت -/1241 روپے۔زیورات کی کل قیمت -/13583 روپے۔اس کے علاوہ خاکسارہ کی کوئی جائیداد نہیں ہے خاوند کی آمدنی پر ہی گذارہ ہے جو کہ موصی ہیں۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار تازیست حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عمر مبلغ سلسلہ　　العبد: حوّا اماں　　گواہ: کے۔این۔محمد اشرف

وصیت نمبر 19086 میں زکیہ بیگم زوجہ بدرالدین قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن دہری لیوٹ ڈاک خانہ دہرہ لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج مورخہ 08-04-09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔حق مہر ایک ہزار روپے جو کہ ادا شدہ ہے۔زیورات چاندی کے دو تولے قیمت چار صد روپے۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپئے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد رفیع احمد معلم سلسلہ　　العبد: زکیہ بیگم　　گواہ: شبیر احمد بھٹی معلم سلسلہ

وصیت نمبر 20232 میں معشوق عالم ولد حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ ڈاک خانہ ٹوپسیا ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا

جبر واکرہ آج مورخہ 09-04-01 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے والدین وفات پاچکے ہیں آبائی جائیداد میں سے حصہ نہیں ملا ہے فلیٹ نمبر 93/2 کرائے کے فلیٹ میں رہائش ہے۔ ذاتی مکان کوئی نہیں ہے چمڑے کے کاروبار کے لئے 350 مربع فٹ جگہ کرائے پر لی ہے اس کے لئے 1,65,000 روپے پگڑی دی ہوئی ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/6000 روپئے ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جاوید اقبال چیمہ　　العبد: معشوق عالم　　گواہ: محمد انور احمد

وصیت نمبر 20917 میں سورج سی۔ این ولد سی۔ سین حسین قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن کالی کٹ ڈاک خانہ نلا لام ضلع کالی کٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج مورخہ 09-05-27 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/200 کویتی دینار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محروف سی۔ ایچ　　العبد: سورج سی۔ این　　گواہ: راحیل احمد

وصیت نمبر 20731 میں زکیہ محمود آف پٹنہ بنت ملک محمد اسماعیل قوم احمدی پیشہ ریٹائرڈ لائبریرین عمر 81 سال پیدائشی احمدی ساکن امریکہ ڈاک خانہ میلورن لین اسٹونی برک ۱۱۷۹۰ ضلع نیویارک صوبہ نیویارک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج مورخہ 01-11-24 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔ رہائشی مکان واقع میلورن لین امریکہ۔ زیور دس تولے سونا۔ کل مالیت 475,000 امریکن ڈالر ہے۔ میں نے اپنے مرحوم شوہر کی طرف سے حق مہر جو ایک ہزار روپیہ ہندوستانی تھا وصول نہیں کیا۔ میرا گذارہ آمد از پنشن ماہانہ 1640 امریکن ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 09-04-01 سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ارشد جنجوا　　العبد: زکیہ محمود آف پٹنہ　　گواہ: رجوان الہ دین

وصیت نمبر 21010 میں وحیدہ بیگم زوجہ غلام احمد قریشی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن گلبرگہ ڈاک خانہ گلبرگہ ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج مورخہ 08-04-01 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔ (۱)۔ ایک قطعہ زمین پلاٹ نمبر 90 بارہ سو اسکوئر فیٹ موضع آزاد پور جسکی قیمت 1,60,000 روپے ہے۔ (۲)۔ ایک قطعہ زمین پلاٹ نمبر 33 بارہ سو اسکوئر فیٹ موضع آزاد پور جسکی قیمت 12,000 روپے ہے۔ (۳)۔ ایک قطعہ زمین پلاٹ نمبر 442 ایک سو بیس گز موضع ابراہیم پٹنم حیدر آباد اے۔ پی۔ جسکی قیمت 30,000 روپے ہے۔ (۴)۔ طلائی زیورات: چوڑیاں چار عدد چالیس گرام ۲۲ کیریٹ جس کی موجودہ قیمت 44,000 روپے ہے، چندن ہار وزن اسی گرام ۲۲ کیریٹ موجودہ قیمت 88,000 روپے ہے، نیکلس دو عدد ۳۰ گرام ۲۲ کیریٹ موجودہ قیمت 33,000 روپے ہے، زنجیر ۲۵ گرام ۲۲ کیریٹ موجودہ قیمت 27,500 روپے ہے، پنڈنٹ چار عدد ۱۲ گرام ۲۲ کیریٹ موجودہ قیمت 13,200 روپے ہے، کان کی بالیاں آٹھ عدد ۴۰ گرام ۲۲ کیریٹ موجودہ قیمت 44,000 روپے ہے، انگوٹھیاں پانچ عدد ۱۴ گرام ۲۲ کیریٹ موجودہ قیمت 15,400 روپے ہے۔ (۵)۔ چاندی کے زیورات: جملہ زیورات ۳۰ تولے موجودہ قیمت 7,500 روپے ہے۔ کل میزان 2,72,600 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت 12,000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عطیہ بیگم صدر لجنہ گلبرگہ　　العبد: وحیدہ بیگم　　گواہ: قریشی محمد عبداللہ تیما پوری

Mark Sheet certified by the principal of their school.

(c) The income of the parents and any other source of income of the family of such students should be given (students who are getting 80% or more marks).

(d) Please give the students full name, father's name full postal address, telephone / mobile no, E-mail ID, Name of the School, the board (State/CBSE/ACSC) the school is affiliated to.

(e) The above list containing names and details of eligible students of each jamat of your zone should be certified by Ameer sahib / Sadr sahib Local jamat and zonal Ameer sahib and send to nazarat Taleem at the earliest.

(Shiraz Ahmad Nazir Taleem, Qadian)

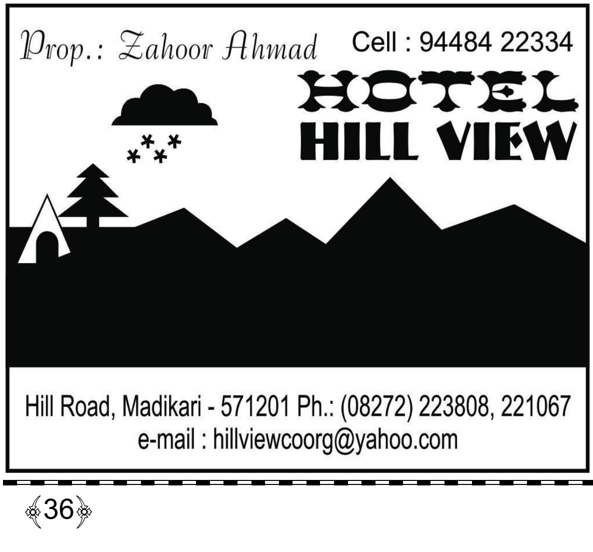

TITLEFORMAQALANAVESIMAJLIS ATFAL-ULAHMADIYYABHARAT

With the permission of sadr majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, two titles have been choosen for each group of Atfal:

For group A (13yrs to 15 yrs)

"The role of Atfal in the development of Jamat Ahmadiyya"

For group B (7yrs to 12 yrs)

"Importance of time"

Conditions of Maqala: Limitation for group A :Minimum 5000 words. Limitation for group B: Minimum 3000 words. Malqal should be neatly. Only one side of the page should be used. Red pen should not be used. Last date of submitting Maqlal is 15, August. The Maqala should be sent to the address of Khudam-ul-ahmadiyya Bharat. Maqala can be written in English, Hindi, and Urdu as well as in the rigional languages.Those securing positions will be rewarded cash prizes. (Sk.Mujahid Ahmad Shastri Mohtamim Atfal)

Samad **Mob:9845828696**

XPORT

GENUINE BRAND
EXPORT SURPLUS

Silver Plaza Complex, Opp. Vijayabank, MEDIKERI

Free Coaching for Medical and Engineering Entrance Exams for Eligible Ahmadi students in India

1.Hazrath Khalifatul Masih-v(atba) has very kindly given permission for coaching twenty five Ahmadi students who are at present in class tenth (only male students because of staying in lodge in Manjeri,Kerala)for preparing for their Engineering and Medical Entrance Exams to be written in the year 2012.Insha Allah

2.The Entrance Exam coaching will be given for one month in May 2010 in physics Academy,Manjeri,Kerala.(One hour from Calicut)

3.After one month coaching (May 2010) in physics academy, coaching will be continued through E-mail or post.

4.In the year 2011a screening test will be held and only those students who qualify in this screening test will be eligible for a further coaching of one month in physics academy in May 2011 and thereafter through E-mail or post till the entrance Exam to be held in the year 2012.

5.Only such of Ahmadi boys who are getting 80% or more marks in their school exams in class 10th in this academic year (April 09-March 2010) will be eligible for this coaching scheme.

6.To continue coaching in this scheme they will also have to secure 80% or more marks in the tenth Board Exam to be held in the year 2010.

7.Students getting less than 80% are not eligible for this coaching scheme.

8.Nazarat Talim will select twenty five boys and after valuable permission from Huzur Aqdas will pay their sleeper class train fare, Boarding and lodging expenses at Manjeri, Kerala and for coaching fees in physics Academy ,Kerala,Insha Allah.

Zonal Umara and Umrara Jama'at are requested to submit the following details to Nazarat Talim at the earliest:

(a) Names of all Ahmadi boy students of your Zone who are currently in class tenth (they will be writing their 10th Board Exam in the year 2010) who have been getting 80% or more marks in class 10th in their school exams.

(b) Submit the quarterly and half yearly

creature on the surface of the earth; but He gives them respite until an appointed term, and when their appointed time comes they find that Allah has all His servants well under His eyes." (Al-Fatir: 46)

It is also said that *it is because of his good heart that the crab has no head.* This implies that excessive good nature is unusually indicative of feeble reasoning power.

'Heart' has been and still is the subject of the Urdu poetry. Many poets have penned excellent couplets on the word 'Dil' (heart). I end this piece with a couplet of Ghalib:

گر تجھ کو ہے یقینِ اجابت دُعا نہ مانگ

یعنی بغیر یک دلِ بے مدّعا نہ مانگ

If you are sure of the acceptance of your prayer, do not pray to God for anything other than a desireless heart.

BRB
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

Mansoor ✆9341965930
Love for All Hatred For None
Javeed ✆9886145274
CARGO LINKS
J.N. Roadlines
TRANSPORTERS & FLEET OWNERS
Open Truck & L.C.V Available
Daily Service to:
Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal
Raipur, Katni
Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu,
Maharashtra, M.P, U.P
No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☎: 22238666, 22918730

core of my heart. *In one's heart of hearts* means in one's inmost feelings. *Heart and soul* means energetically and enthusiastically.

To *learn by heart* means to commit something to memory. To have *a heart of oak* means to be brave.

Heart breaking means causing great sadness and *heart warming* gives its opposite sense. *Heart throb* means an attractive person who arouses strong feelings of love. *Heart searching* means introspection. *A heart to heart* talk means a frank conversation about personal matters. To *play upon somebody's heart* strings is to move him emotionally.

We also express our *heartfelt condolence* or *sympathy* or thanks.

To rip the heart out of something is to destroy the most important part of something. *Let your heart rule your head* means to act according to your feelings rather than to what you think is sensible.

If we say *his heart misses a beat* it means he has sudden feeling of fear.

The word heart is also involved in many proverbial expressions. Let me cite some examples.

A proverb says: *what is in your heart is in my pocket* it means your secret is known to me. Another one is: *the teeth are not the heart,* which means the exposure of the teeth in laughter does not always indicate that the heart is merry. Mirza Ghalib expressed this thought in the following couplet:

اُن کے دیکھے سے جو آجاتی ہے مہنہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

The brightening of my face at the mere sight of my beloved makes her feel that the condition of her sick lover is much better.

A Bible proverb says: *Because sentence against an evil work is not executed speedily, therefore, the heart of the sons of men is fully set in them to do evil.* (Eccles 8:11)

It means God stays long but strikes at last. H.W. Longfellow expresses the same idea in the following lines:

Though the mills of God grind slowly,
Yet they grind exceeding small,
Though with patience He stands waiting,
With exactness grinds He all.

The Holy Quran also supports this idea:

"And if Allah were to punish people for what they do, he would not leave a living

ALL ABOUT HEART

(Bilal Ahmad Shamim)

'Heart' is an organ of the body that pumps blood through the system. The word 'Heart' is associated with many idioms and proverbs in almost all the languages of the world. 'Heart' also means the centre of emotions and the seat of the deepest part of one's nature and habits. Let's see how it is used in idiomatic expressions and proverbs.

To have something at heart means to be very much interested in something. *Close to somebody's heart* is used to convey the meaning that something is of deep interest and concern to someone. *To cry one's heart out* means to weep bitterly. *To bear or speak one's heart* is to make one's inner feeling known. Similarly the idiom *wear one's heart on one's sleeves* means to allow one's emotions to be seen.

To say that one has eaten to one's belly full we say he has eaten to his *heart's content.* To love someone willingly and completely is to *love with all one's heart. To break a person's heart* is to make him sad.

In good heart means in good condition and *out of heart* means in bad condition.

If we say *he has lost his heart* to her, it means he has fallen in love with her. *To lose heart* means to feel discouraged. To have a heart means to be kind. *To have one's heart* in the right place means to harbor kind feelings. *To take heart* means to have courage. *To have the heart to do something* gives the sense that one is kind enough to do it. *A change of heart* means change of opinion.

To take something to heart means to feel offended or upset by something. *To have one's heart in one's boots* means to be greatly frustrated or discouraged. *To have one's heart in one's mouth* is to be badly frightened. If *one's heart bleeds* for somebody it means one feels compassion for somebody. *Sick at heart* means full of grief, fear and disappointment. My *heart sinks* means I feel disappointed. He is a man *after my own heart* means he is exactly the type I like best.

To Give one's heart to somebody is to love him. He has a *heart of gold* means he has a kind nature. We also speak of a *kind hearted* person. A Person who is cruel and callous, we say he has *heart of stone*, he is a *stone hearted* or a *heartless* person.

For offering thanks sincerely we use the expression I thank you from the *bottom or*

مورخہ ۲۸ مارچ کو منعقدہ آئی کیمپ کے موقعہ پر ڈاکٹر گورتیج پال سنگھ رندھاوا مریضوں کا معائنہ کرتے ہوئے
محترم صدر صاحب اور مکرم عبدالمحسن صاحب مہتمم خدمت خلق بھی نظر آرہے ہیں

اس موقعہ پر قادیان اور قادیان کے مضافات سے کثیر تعداد میں آئے ہوئے مریض
اپنی آنکھوں کے چیک اپ کے لئے اپنی باری کا انتظار کرتے ہوئے

مجلس اطفال الاحمدیہ یادگیر نے یوم مصلح موعود کے موقعہ پر مختلف ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کیا۔
اس موقعہ پر رسہ کشی کا ایک منظر

اس موقعہ مکرم مصور احمد ڈنڈوتی صاحب زونل قائد اطفال میں انعامات تقسیم کرتے ہوئے

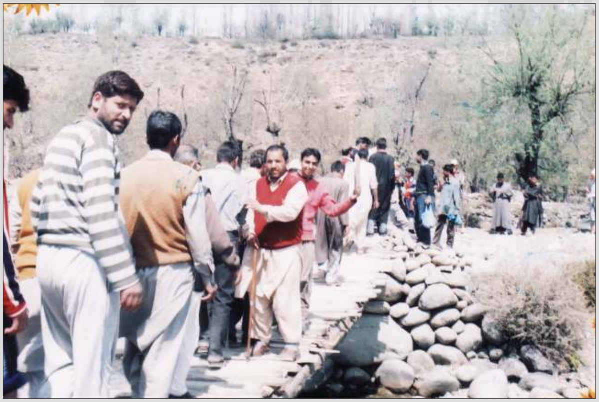

مجلس خدام الاحمدیہ ریشی نگر کے اراکین گاؤں سے ملحقہ
دریائے ویشو کے اوپر لکڑی کا پل بنانے کے لئے وقار عمل کرتے ہوئے

تربیتی کیمپ کھم اور نلگنڈا آندھرا پردیش کی ایک تقریب کے موقعہ پر
مکرم احمد ایم جعفر خان صاحب مبلغ سلسلہ خطاب کرتے ہوئے

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/07

Vol : 29 April 2010 Issue No. 4

Monthly

MISHKAT

Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105

Rs. 15/-

Editor : Ataul Mujeeb Lone Ph : 09815016879

Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph: 9878047444

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے دارالصناعت کی نئی تعمیر کردہ عمارت

جس کا افتتاح مورخہ ۲۳ مارچ ۲۰۱۰ء کو محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان نے فرمایا۔